Over 150K Followers

30 JUNE TO 06 JULY, 2025 ☆☆☆ ۳۰ جون تا ۶ جولائی ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH KARACHI

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

ایمازون کے بانی ارب پتی جیف بیزوس کی پر تعیش اور مہنگی شادی

کاربن لیوی لگانے سے پیٹرول مہنگا ہوگا، مہنگائی بڑھے گی، اپوزیشن

شینزن کا کنزیومر سفر۔۔۔ جہاں صارف سوچتا شہر بولتا ہے

ظہران ممدانی نیویارک کے پہلے مسلمان میئر منتخب ہونے کیلئے پرامید

بھارت کی حکمت عملی ناکام، عالمی منڈی میں پاکستانی چاول کی مانگ برقرار

موبائل فون یا چارجر؟ دونوں میں سے پہلے کیا ان پلگ کرنا چاہیے؟

لندن (کنزیومرواچ نیوز) کیا آپ بھی فون چارج کرنے کے بعد اس سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ وال آوٹ لیٹ سے پہلے چارجر ان پلگ کریں یا چارجر سے فون کو نکالیں؟ اگرچہ یہ ایک چھوٹی سی سوچ ہے لیکن آسان سا انتخاب آپ کے موبائل اور چارجر کی حفاظت حتیٰ کہ عمر کو بھی بڑھا سکتا ہے۔ایک معروف ٹیکنالوجی کمپنی کے ماہر نے اس حوالے سے مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیشہ اپنے فون کو چارجر سے نکالنے سے پہلے پاور سورس سے چارجر کو ان پلگ کریں۔یوں سمجھ لیں کہ پہلے چارجر کو ساکٹ سے ہٹانے کی عادت آپ کے چارجر اور آپ کے فون کی بیٹری دونوں کو خراب ہونے سے بچا سکتی ہے اور خاص طور پر اس وقت جب آپ گیلے ہاتھوں سے فون سے چارجر نکالیں۔

فون کی بیٹری لائف بڑھانے والی خاص ٹپس

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) ٹیکنالوجی ماہرین کے مطابق موبائل فون کی بیٹری کی حفاظت آپ کے فون کی عمر کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے لیکن بیٹری کی حفاظت کیلئے ان خاص ٹپس کو فولو کریں۔

☆اپنے موبائل فون کی بیٹری کو 100 فیصد تک چارج کرنے سے گریز کریں، اسی طرح اپنے موبائل کو مکمل طور پر 0 فیصد تک ختم ہونے بھی نہ دیں کیوں کہ ایسا کرنے سے آپ کی بیٹری کی عمر کم ہوسکتی ہے، لیتھیم آئن بیٹریوں کو اگر 20 سے 80 فیصد تک چارج کے درمیان رکھا جائے تو بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

☆اوریجنل اور سرٹیفائیڈ چارجر استعمال کریں، سستے چارجر اگرچہ جیب پر گراں نہیں گزرتے لیکن یہ آپ کے فون کی بیٹری کو گرم کردیتے حتیٰ کہ اسے نقصان پہنچانے کا سبب بنتے ہیں لہٰذا کمپنیز کے تجویز کردہ اوریجنل اور سرٹیفائیڈ چارجر ہی استعمال کریں۔

☆موبائل فون کو رات کو چارج پر لگا کر سونے کی عادت سے گریز کریں اور نہ ہی گھنٹوں چارج کریں کیوں کہ زیادہ چارج کرنے سے بیٹری گرم ہوجاتی ہے اور یہ صورتحال بیٹری کی دشمن ہے، اسی طرح موبائل فون کو براہ راست سورج کی روشنی سے بھی دور رکھیں حتیٰ کہ موبائل چارجنگ کے دوران بھی استعمال سے گریز کریں کیوں کہ گرمی کی رفتار بیٹری گرانے کا سبب بنتی ہے۔

☆ جب موبائل فون میں لوکیشن، بلیوٹوتھ اور وائی فائی کی ضرورت نہ ہو تو اسے بند رکھیں، یہ آپشنز ایکٹو ہونے پر بھی توانائی استعمال کرتے ہیں، موبائل فون کے رن ٹائم کو بڑھانے کے لیے بیٹری سیور موڈ کو آن کریں، ان سادہ سی ترتیبوں سے آپ بیٹری پر دباؤ کو کم کرکے اس کی لائف بڑھا سکتے ہیں۔آخر میں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ہم میں سے کئی افراد موبائل فون یا کسی بھی دوسرے آلے کو چارج کرنے کے بعد چارجر کو آؤٹ لیٹ میں ہی چھوڑ دیتے ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک ایسا کرنا خطرہ نہیں ہوتا اسی لیے اسے اکثر نظر انداز کردیا جاتا ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی یہ چھوٹی سی غلطی بل میں اضافے، زیادہ گرمی، شارٹ سرکٹ جیسے سنگین خطرے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

واٹس ایپ نے بڑی تبدیلی کا اعلان کردیا، اشتہارات دکھائے جائیں گے

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) انسٹنٹ میسجنگ ایپلی کیشن واٹس ایپ نے اپنی تاریخ کی سب سے بڑی تبدیلی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ایپلی کیشن پر اشتہارات دکھائے جائیں گے۔واٹس ایپ اب تک کی سب سے مقبول ترین انسٹنٹ میسجنگ ایپلی کیشن ہے، جسے صارفین اشتہارات سے پاک ہونے کی وجہ سے پسند کرتے ہیں لیکن اب وہاں بھی صارفین کو اشتہارات دیکھنے کو ملیں گے۔نشریاتی ادارے ’بی بی سی‘ کے مطابق واٹس ایپ کی مالک کمپنی ’میٹا‘ نے اعلان کیا ہے کہ جلد ہی میسجنگ ایپلی کیشن میں اشتہارات دکھائے جائیں گے۔کمپنی کے مطابق اشتہارات دکھائے جانے کے باوجود صارفین کی پرائیویسی برقرار رہے گی، ان کے پیغامات کے انباکس کی سیکیورٹی یا فیچرز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔واٹس ایپ پر اسٹیٹس یا اسٹوری شیئر کرنے والے سیکشن میں اشتہارات دکھائے جائیں گے، جس سے صارفین کی اینڈ ٹو اینڈ میسجنگ سیکیورٹی بھی برقرار رہے گی۔واٹس ایپ پر اشتہارات کو دکھائے جانے کے بعد ایپلی کیشن میں یہ اس کی تاریخ کی سب سے بڑی تبدیلی ہوگی، کیوں کہ اپنے متعارف ہونے سے اب تک گزشتہ 15 سال میں واٹس ایپ اشتہارات سے پاک تھا۔واٹس ایپ کو 2009 میں متعارف کرایا گیا تھا اور میٹا نے اسے 2014 میں خریدا تھا اور اس وقت بھی کمپنی نے ایپلی کیشن میں اشتہارات نہ دکھانے کے عزم کو ظاہر کیا تھا لیکن اب کمپنی نے اپنی پالیسی تبدیل کرتے ہوئے اس میں اشتہارات دکھانے کا اعلان کردیا۔کمپنی کی جانب سے اعلان کیے جانے کے بعد جلد ہی واٹس ایپ صارفین اپنے اسٹیٹس یا اسٹوری سیکشن میں اپنے کسی دوست کی اسٹوری دیکھنے کے دوران اشتہارات دیکھ سکیں گے۔ممکنہ طور پر اسٹیٹس یا اسٹوری کو دیکھنے کے وقت یوٹیوب اور فیس بک ویڈیوز میں چلائے جانے والے اشتہارات کی طرح واٹس ایپ کے اشتہارات بھی چلنے لگیں گے۔واٹس ایپ پر مذکورہ تبدیلی کے بعد واٹس ایپ چینلز اور اکاؤنٹس کو بھی مونیٹائزیشن کا حصہ بنایا جائے گا، یعنی صارفین کو بھی اشتہارات سے کمائی ہوگی۔

ٹرمپ نے ’ٹک ٹاک‘ کو امریکا میں کام کرنے کیلئے مزید 90 روز کی مہلت دیدی

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے شارٹ ویڈیو شیئرنگ ایپلی کیشن ’ٹک ٹاک‘ کو امریکا میں کام کرنے کے لیے مزید 90 روز کی مہلت دے دی۔غیر ملکی خبر رساں ادارے ’اے ایف پی‘ کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعرات کے روز اعلان کیا کہ انہوں نے شارٹ ویڈیو شیئرنگ ایپلی کیشن ٹک ٹاک کو چینی شخصیت کے علاوہ کسی اور کو فروخت کرنے کے لیے مزید 90 دن کی مہلت دے دی ہے، بصورت دیگر اسے امریکا میں بین کردیا جائے گا۔ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا ’میں نے ابھی ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کیے ہیں، جس کے تحت ٹک ٹاک کی بندش کی ڈیڈ لائن میں 90 دن (یعنی 17 ستمبر 2025) کی توسیع کردی گئی ہے‘۔یاد رہے کہ یہ تیسری بار ہے کہ ٹرمپ نے ٹک ٹاک پر پابندی موخر کی ہے۔امریکی حکومت نے 2024 میں ٹک ٹاک کو قومی سلامتی کے لیے خطرہ قرار دیتے ہوئے اس کے امریکی شیئرز امریکیوں کے پاس ہونے کا قانون بنایا تھا، دوسری صورت میں ٹک ٹاک کو امریکا میں بند کردیا جائے گا۔قانون کے تحت ٹک ٹاک کو 19 جنوری 2025 تک اپنے امریکی شیئرز کسی بھی امریکی شخص، ادارے یا گروپ کو فروخت کرنے تھے لیکن بعد میں عہدہ سنبھالتے ہی ڈونلڈ ٹرمپ نے اس کی مدت میں 75 دن کا اضافہ کردیا تھا۔2024 میں اپنی صدارتی مہم کے دوران سوشل میڈیا پر بہت زیادہ انحصار کرنے والے ڈونلڈ ٹرمپ پہلے بھی یہ کہہ چکے ہیں کہ وہ ویڈیو شیئرنگ ایپ ٹک ٹاک کو پسند کرتے ہیں اور انہیں ٹک ٹاک کی بدولت 2024 کے انتخاب میں نوجوان ووٹرز تک پہنچنے میں مدد ملی۔ٹرمپ نے مئی کے اوائل میں این بی سی نیوز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ اگر ٹک ٹاک کو مزید مہلت درکار ہے، تو میں دینے کے لیے تیار ہوں۔دوسری جانب، ٹک ٹاک کی جانب سے امریکی صدر کے فیصلے کو سراہا گیا ہے۔پلیٹ فارم کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ’ہم صدر ٹرمپ کی قیادت اور حمایت کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ٹک ٹاک 170 ملین سے زائد امریکی صارفین کے لیے دستیاب رہے‘۔

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

30 JUNE TO 06 JULY, 2025 ☆☆☆ ۳۰ جون تا ۶ جولائی ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں
سورۃ التوبہ 09 - آیت نمبر 66

مجھے ہے حکم اذاں.................!

دنیا بھر میں پاکستانی شہری اب 32 ممالک میں ویزہ فری یا ویزہ آن ارائیول کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں، کیونکہ پاکستانی پاسپورٹ کی عالمی درجہ بندی میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ بین الاقوامی رینکنگ پلیٹ فارم "ہینلے اینڈ پارٹنرز" کے مطابق، پاکستانی پاسپورٹ اس وقت 100ویں نمبر پر ہے، جو 2021 میں 113ویں نمبر پر تھا۔ یہ ایک مثبت پیش رفت ہے جو عالمی سطح پر پاکستان کی سفارتی سرگرمیوں اور عالمی تعلقات میں بہتری کی عکاس ہے۔ تازہ ترین پیش رفت کے تحت، متحدہ عرب امارات (UAE) اور پاکستان کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کے مطابق سفارتی اور سرکاری پاسپورٹ رکھنے والوں کو ویزے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس معاہدے کے بعد ایسے افراد کو سفر سے پہلے ویزہ کے لیے درکار رسمی کارروائیوں سے نجات ملے گی، جو سفارتی تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا۔ ایک خبر کے مطابق اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے کہا ہے کہ بیرونی قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے گزشتہ ہفتے کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں کمی ہوگئی ہے جبکہ رواں ہفتے کے دوران 3 ارب ڈالر سے زائد کے قرض موصول ہو گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک سے جاری اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ ہفتے کے دوران دو ارب 65 کروڑ 70 لاکھ ڈالر کے بیرونی قرضوں کی ادائیگی کی گئی۔ مرکزی بینک نے بتایا کہ زرمبادلہ کے سرکاری ذخائر 20 جون کو 9 ارب 6 کروڑ 45 لاکھ ڈالر کی سطح پر آ گئے اور زرمبادلہ میں آنے والی یہ کمی کمرشل غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ رواں ہفتے کے دوران 3 ارب 10 کروڑ ڈالر کے کمرشل قرضے اور 50 کروڑ ڈالر کے ملٹی لیٹرل قرضے موصول ہوئے ہیں تاہم یہ رقم 27 جون کو جاری ہونے والے اعداد و شمار میں شامل ہوں گے۔ اسٹیٹ بینک نے بتایا کہ زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر 14 ارب 39 کروڑ 74 لاکھ ڈالر کی سطح پر آ گئے ہیں، جن میں سے کمرشل بینکوں کے پاس 5 ارب 33 کروڑ 29 لاکھ ڈالر کے ذخائر موجود ہیں۔ ایک اور وفاقی حکومت نے سالانہ عبوری محصولات کے اعداد و شمار جاری کرنے پر پابندی لگادی۔ ذرائع کے مطابق آئی ایم ایف پروگرام کے تحت مکمل یا جزوی اعداد و شمار کسی شخص یا ادارے سے شائع کرنے پر پابندی ہوگی، عوام، میڈیا یا کسی بھی بیرونی فریق کے ساتھ اعداد و شمار شیئر نہیں کیے جائیں گے۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ محصولات جاری کرنے کے لیے وزارت خزانہ کی پیشگی اور واضح منظوری لازمی قرار دی گئی ہے، بغیر اجازت کے عبوری اعداد و شمار کا اجرا پروگرام کی رازداری کی خلاف ورزی تصور ہوگا، قبل از وقت عبوری اعداد و شمار کا اجرا آئی ایم ایف کے جائزہ عمل کو متاثر کر سکتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ عمل مجموعی طور پر پروگرام کے نتائج کے لیے بھی نقصان دہ ہو سکتا ہے، تمام محصولات کے اعداد و شمار پہلے جائزے کی تکمیل تک خفیہ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق منظور شدہ اعداد و شمار باضابطہ ذرائع سے عوام کے ساتھ شیئر کیے جائیں گے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories — ٹاپ اسٹوریز

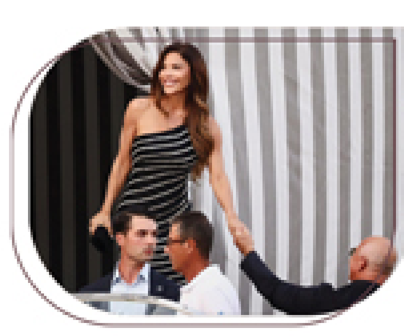

PAGE 04

ایمازون کے بانی ارب پتی جیف بیزوس کی پرتعیش اور مہنگی شادی

PAGE 10

ظہران ممدانی نیویارک کے پہلے مسلمان میئر منتخب ہونے کے لئے پرامید

PAGE 06

کاربن لیوی لگانے سے پیٹرول مہنگا ہوگا مہنگائی بڑھے گی، اپوزیشن

PAGE 11

امریکا اور چین کے درمیان تجارتی کشیدگی میں کمی کا امکان

PAGE 08

شینزن کا کنزیومر سفر۔۔۔ جہاں صارف سوچتا شہر بولتا ہے

PAGE 12

کیش لیس اکانومی کو فروغ دینے کے لیے جامع حکمت عملی مرتب

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

کنزیومر واچ ڈیسک

امریکن ای کامرس کمپنی ایمازون کے بانی ارب پتی جیف بیزوس اور صحافی لورین سانچیز کی پرتعیش اور مہنگی ترین شادی کی 3 روزہ تقریبات کا آغاز اٹلی میں ہو چکا ہے۔خبر رساں ادارے رائٹرز کی ایک رپورٹ میں اس پرتعیش اور مہنگی ترین شادی سے متعلق کئی معلومات منظر عام پر لائی گئی ہیں۔

ہیں کہ جیف اور لورین ان تقریبات سے قبل ہی امریکا میں ایک انتہائی نجی تقریب میں رشتہ ازدواج بندھ چکے ہیں جب کہ یہ ان کی شادی کی دوسری سیلیبریشن ہے۔رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ شادی کی تقریب وینس کے تاریخی مقام آرسنل میں مشہور

شادی کا بجٹ

رپورٹس میں اس شادی کے بجٹ کا تخمینہ 56 ملین ڈالر یعنی 15 ارب روپے سے زائد لگایا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس شادی کو دنیا کی اور صدی کی مہنگی

علاوہ 90 پرائیوٹ جیٹس کے ذریعے خاص مہمانوں کو وینس لایا جائے گا جب کہ شرکت کے لیے صدر ٹرمپ کی بیٹی ایوانکا سمیت دنیا بھر سے آنے والے وی وی آئی پی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ بھی جاری ہے۔بتایا گیا ہے کہ شادی میں شرکت کرنیوالے 250 متوقع

دکانداروں کو وینیشین روایت کا ذائقہ شادی میں شامل کرنے کیلئے بک کیا گیا ہے،ان دکانداروں کو اس شادی کیلئے اٹلی کی 'معروف روزا اسلوا پیسٹری' کے 200 سے زائد گڈی بیگز تیار کرنے کا آرڈر دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ 61 سالہ جیف بیزوس نے اپنی گرل فرینڈ 55 سالہ امریکی صحافی و اینکر لورین وینڈی سانچیز سے 2023 میں منگنی کی تھی۔

ایمازون کے بانی اور امریکی صحافی نے جنوری 2019 میں اپنے تعلقات کی تصدیق اس وقت کی تھی جب بیزوس نے اپنی بیوی میکنزی اسکاٹ سے طلاق کا اعلان کیا تھا، بیزوس اور میکنزی کی شادی 26 سال رہی اور ان کے 4 بچے ہیں۔اسی طرح لورین سانچیز کی بھی 4 سال قبل شوہر پیٹرک وائٹسیل سے طلاق ہوگئی تھی، 13 سال کی شادی میں ان کے 2 بچے ہیں۔

ایمازون کے بانی ارب پتی جیف بیزوس کی پرتعیش اور مہنگی شادی

شادی کا مقام

رپورٹس کے مطابق جیف اور لورین کی شادی کی تقریب اٹلی کے شہر وینس ہوگی لیکن تاحال شادی کی تاریخ اور شادی کی تقریب کا مقام خفیہ رکھا گیا ہے۔دوسری جانب یہ بھی قیاس آرائیاں کی جارہی

سینٹ مارکس اسکوائر کے سامنے، 99 میٹر اونچے بیل ٹاور کے ساتھ ہفتے کے روز منعقد کی جائے گی۔اس تقریب میں ہالی وڈ اسٹارز، دنیا کی مشہور اور مقبول 200 سے 250 شخصیات بھی شرکت کریں گے۔

ترین شادی میں شمار کیا جا رہا ہے۔

مہمانوں کی آمد کا انتظام

رائٹرز کے مطابق منتظمین کی جانب سے مہمانوں کے استقبال کیلئے وینس کی مختلف کمپنیوں سے کم از کم 30 واٹر ٹیکسیاں بک کروائی گئی ہیں۔اس کے

مہمانوں کو وینس شہر کے 5 پرتعیش ہوٹلز میں ٹھہرایا جائے گا۔

شادی کی خاص ڈش

سی این این کی ایک رپورٹ کے مطابق صدی کی سب سے مقبول شادی کیلئے اٹلی کے مقامی

شادی کی تقریبات کے خلاف احتجاج

شادی کی تقریبات کے خلاف احتجاج کرنے

Over 150K Followers on social media now shining in print too

والے نو سپیس فور بیزوس نامی گروپ سے منسلک ایک شخص کہتے ہیں کہ 'ہمیں اس پر فخر ہے۔ ہم کچھ بھی نہیں اور نہ ہمارے پاس پیسہ ہے۔' "ہم صرف عام شہری ہیں جنھوں نے احتجاج منعقد کیا اور دنیا کے طاقتور لوگوں (ارب پتی افراد) کو شہر سے باہر بھیجنے میں کامیاب ہوئے۔' تاہم شہری انتظامیہ کے حکام کی جانب سے احتجاجی مظاہرین پر شدید تنقید کی اور کہا کہ مال دار مہمان وینس کے لیے کمائی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ سٹی کونسل میں اکنامک ڈویلپمنٹ کونسلر سیمون وینچرونی کہتے ہیں کہ 'یہ احتجاجی مظاہرین ایسے برتاؤ کر رہے ہیں جیسے یہ ہے۔ کچھ مقامی افراد شادی کی تقریبات کو وینس کے ساتھ سیاحت کی زیادتی کا تسلسل سمجھتے ہیں۔ وینس کی آبادی اس وقت کُل آبادی 49 ہزار ہے جو کہ سنہ 1950 تک 1 لاکھ 75 ہزار تھی۔ ماحولیاتی آلودگی کے خلاف کام کرنے والے گروپ گرین پیس جیف بیزوس کو 'مراعات اور آلودگی' کی علامت سمجھتے ہیں جو کہ 'امیر اور عام لوگوں کے درمیان عدم توازن کو بڑھا رہے ہیں۔' پیر کو گرین پیس کے کارکنان اور ایوری ون ہیٹس ایلون نامی گروپ نے جیف بیزوس کی ایک بڑی سی تصویر کے ساتھ احتجاج کیا تھا اور احتجاجی مظاہرین امیر افراد میں سے کچھ لوگ بشمول فیشن ڈیزائنر ڈان وون فورسٹنبرگ، ڈونلڈ ٹرمپ کی بیٹی ایوانکا ٹرمپ اور داماد جیرڈ کشنر وینس پہنچ بھی چکے ہیں۔ رواں برس لورین سانشیز کی بیچلریٹ پارٹی میں کم کارڈیشین، کرس جینر، کیٹی پیری، ایوا لنگوریا اور نتاشہ پوناوالا سمیت متعدد مشہور شخصیات نے شرکت کی تھی۔ توقع کی جا رہی ہے کہ یہ شخصیات وینس میں شادی کی تقریبات میں بھی شریک ہوں گی۔ افواہیں یہ بھی گردش کر رہی ہیں کہ مشہور ٹی وی پریزینٹر اوپرا ونفرے، گلوکار مِک جیگر اور اداکار لیونارڈو ڈیکیپریو بھی اس شادی میں شرکت کرنے کے لیے اٹلی پہنچیں گے۔ وینس کے

وینس کے مالک ہوں۔' "کسی کو یہ فیصلہ کرنے کا حق نہیں کہ کس کی یہاں شادی ہوگی اور کس کی نہیں۔'

اس شادی کی تقریبات کے خلاف متعدد گروپس احتجاج کر رہے ہیں۔ ان میں وہ گروپس بھی شامل ہیں جو وینس میں سیاحت کی زیادتی، ماحولیاتی آلودگی اور جیف بیزوس کی ڈونلڈ ٹرمپ کے لیے حمایت کے خلاف ہیں۔ وینس میں سماجی اور سیاسی کارکنان جیف بیزوس کے خلاف بھی احتجاجی مظاہرے کیے ہیں اور انھیں شادی کی تقریبات کے سبب شہر کے حصوں کے بند ہونے پر اعتراض کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے نظر آئے تھے: 'اگر آپ شادی کے لیے وینس کرایے پر لے سکتے ہیں تو مزید ٹیکس بھی دے سکتے ہیں۔'

مکنزی اسکاٹ

بیزوس اور ان کی پہلی اہلیہ کی طلاق کی صورت میں 35 ارب ڈالر کی سب سے بڑی سیٹلمنٹ سامنے آئی تھی۔ مکنزی اسکاٹ ایمازون میں چار فیصد حصص کی مالک ہیں۔

شادی میں کون کون شرکت کر رہا ہے؟

اس شادی میں 200 افراد کو مدعو کیا گیا ہے اور ان ایئرپورٹ پر پرائیویٹ جیٹ طیاروں کی آمد متوقع ہے جبکہ پرائیویٹ بحری جہاز بندرگاہ پر لنگر انداز ہوں گے۔ پانچ ہوٹل مکمل طور پر بک ہو چکے ہیں اور اطلاعات ہیں کہ سابق امریکی میرینز سکیورٹی فراہم کریں گے جیف بیزوس کی شادی وینس میں ہونے والی پہلی پرتعیش شادی نہیں۔ سنہ 2014 میں اداکار جارج کلونی کی انسانی حقوق کی وکیل امل علامالدین سے شادی بھی یہاں ہی ہوئی تھی تاہم بیزوس کی شادی کے برعکس اس وقت جارج کلونی کی تقریب کے خلاف کوئی ہنگامہ نہیں ہوا تھا۔

کاربن لیوی لگانے سے پیٹرول مہنگا ہوگا مہنگائی بڑھے گی، اپوزیشن

قومی اسمبلی کے اجلاس میں کاربن لیوی سے متعلق اپوزیشن کی تمام ترامیم مسترد، وزیرخزانہ محمد اورنگزیب کی ترامیم منظور کرلی گئیں

اگراسی طرح بجٹ پاس کیا جاتا رہا تو ہم بھکاری ہی رہ جائیں گے (لطیف کھوسہ) موجودہ بجٹ میں 64 فیصد خسارہ ہے، بیرسٹر گوہر

حکومتی دعوؤں کے مطابق حالات بہتر ہوتے تو نوجوان ملک سے باہر کیوں بھاگتے؟، اتنی آمدن نہیں جتنے بجلی کے بل آرہے ہیں عاطف خان

ہر چیز کا انتظام عوام نے خود کرنا ہے تو پھر ریاست ٹیکس لے کر عوام کے لیے کیا کر رہی ہے، شاہدہ اختر علی، بجٹ اجلاس میں حکومت پر تنقید

کنزیومرواچ رپورٹ

قومی اسمبلی میں وفاقی بجٹ برائے مالی سال 26–2025 کی شق وار منظوری، وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب قومی اسمبلی میں بجٹ کی شق وار منظوری حاصل کی۔قومی اسمبلی کے اجلاس میں کاربن لیوی سے متعلق

بل کی منظوری دی۔قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں وزیرخزانہ کی کسٹمز ایکٹ سے متعلق ترامیم منظور کرلی گئیں،201 اراکین نے ترمیم کے حق میں ووٹ دیا،اپوزیشن کی تمام ترامیم کثرت رائے مسترد کردی گئیں۔وزیرخزانہ محمد اورنگزیب کی

کرلی گئی، جس کے مطابق کمیٹی پانچ کروڑ سے زائد کے ٹیکس فراڈ میں ملوث تاجر کی گرفتاری کے اجازت دینے کی مجاز ہوگی۔وفاقی حکومت نے اس سے قبل ٹیکس کمشنر کو گرفتاری کے اختیارات دینے کی ترمیم تجویز کی تھی۔ترمیم کے تحت

تحقیقات کے مرحلے میں ایف بی آر کے پاس گرفتاری کا اختیار نہیں ہوگا، دوسری جانب

اپوزیشن کی جانب سے سیلز ٹیکس ایکٹ میں متعارف کردہ تمام ترامیم کثرت رائے سے مسترد کردی گئیں۔قومی اسمبلی کے اجلاس میں ارکان کی جانب سے ترامیم پیش کرنے کا عمل بھی جاری ہے، اس دوران حکومت کی جانب سے وزیرخزانہ

اپوزیشن کی تمام ترامیم مسترد کردی گئیں، وزیرخزانہ کی ترامیم منظور کرلی گئیں۔قومی اسمبلی میں بجٹ کی شق وار منظوری سے قبل قومی اسمبلی، سینیٹ میں بجٹ پر ارکان نے کئی دن تک تفصیلی بحث کی تھی، جس کے بعد وفاقی کابینہ نے فنانس

جانب سے سیلز ٹیکس 1990 میں ترامیم ایوان میں کثرت رائے سے منظور کرلی گئی۔اجلاس میں وفاقی وزیرخزانہ کی ٹیکس فراڈ میں ملوث تاجروں کی گرفتاری کے اختیارات کمیٹی کو دینے کی ترمیم بھی منظور

محمد اورنگزیب ارکان کی پیش کی جانے والی ترامیم سے متعلق حمایت یا مخالفت میں اپنی رائے پیش کر رہے ہیں۔قومی اسمبلی کے اجلاس میں اسپیکر نے وزیرخزانہ کو مشورہ دیا کہ مائیک نیچے کرلیں بار بار اٹھیں گے تو کمر میں درد ہوگا، وزیرخزانہ محمد اورنگزیب نے مسکراتے ہوئے مائیک نیچے کرلیا۔قومی اسمبلی میں سیلریز اینڈ الاؤنس ایکٹ میں ترمیم پیش کی گئی، وزیرخزانہ محمد اورنگزیب کی ترمیم کی حمایت کی گئی، جس کے مطابق وفاقی وزرا اور وزرائے مملکت اراکین کے برابر تنخواہ لیں گے، سیلریز اینڈ الاؤنس ایکٹ 1975 میں ترمیم کثرت رائے سے منظور کرلی گئی۔قبل ازیں قومی اسمبلی کا اجلاس اسپیکر سردار ایاز صادق کی صدارت میں شروع ہوا،تو وزیرخزانہ اورنگزیب نے مالی بل 2025 قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کردہ صورت میں زیرغور لانے کی تحریک پیش کی، اپوزیشن کی جانب سے تحریک کی مخالفت کی گئی۔پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے چیف وہپ عامر ڈوگر نے کہا کہ اپوزیشن نے اس تحریک کی مخالفت کی ہے،ہمیں اس تحریک پر بات کرنے کی اجازت دی جائے، اسپیکر قومی اسمبلی نے تحریک پر اپوزیشن کو بات کرنے کی اجازت نہیں دی۔سنی اتحاد کونسل کے محمد مبین عارف اور جمیعت علمائے اسلام ف کی عالیہ کامران نے فنانس بل کو رائے عامہ کے لیے عام کرنے کی تحریک پیش کی، سنی اتحاد کونسل کے محمد مبین عارف، جمیعت علمائے اسلام ف کی عالیہ کامران کی تحاریک کثرت رائے سے مسترد کردی گئی۔قومی اسمبلی کے اجلاس میں لطیف کھوسہ نے کہا کہ اگر اسی طرح بجٹ پاس کریں گے تو بھکاری ہی رہ جائیں گے، سیاسی استحکام ہوگا تو معاشی استحکام ہوگا چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر نے کہا کہ اس بجٹ میں 64 فیصد خسارہ ہے، موجودہ بجٹ ملک اور قوم کے لیے گھاٹے کا بجٹ ہے، اللہ نہ کرے سری لنکا کا سلسلہ چل نکلے، حکومت نے ریفارمز لانے کے لیے اقدامات نہیں کیے، پچھلے

سیکشن 37AA متنازع قرار، تاجروں کا احتجاج

کراچی کی تاجر تنظیموں اور انجمنوں نے وفاقی بجٹ میں سیکشن 37AA کو متنازع قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف احتجاجی مہم شروع کر دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق تاجر تنظیموں کی جانب سے شہر قائد کے مختلف مقامات پر احتجاجی بینرز آویزاں کردیے گئے ہیں، کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) نے بتایا ہے کہ اس قانون کے مطابق فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کو بے جا اختیارات دیے گئے ہیں، جس سے تاجروں میں تشویش کی لہر پائی جاتی ہے۔ کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی جانب سے شہر کے مختلف مقامات پر آویزاں کیے گئے بینرز پر متنازع سیکشن کے خلاف نعرے درج ہیں، کے سی سی آئی نے کہا ہے کہ پہلے ہی بڑی تعداد میں تاجر ملک سے چلے گئے، اب اس طرح کے قوانین نافذ کر کے مزید تاجروں کو بھی زدوکوب کیا جا رہا ہے۔ تاجروں کا مؤقف ہے کہ ایک طرف حکومت کہتی ہے کہ ہم تاجروں کو سہولت فراہم کریں گے تو دوسری طرف ایف بی آر کو پولیسنگ کے اختیارات دیے جا رہے ہیں، جو کسی بھی تاجر کو جس وقت چاہے تذلیل کا جواز فراہم کرتے ہیں۔

بجٹ میں 313 ارب روپے بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کے ذریعے تقسیم کیے گئے، اگر منصفانہ تقسیم ہوتی تو بہاولپور میں ایک خاتون کی موت نہ ہوتی۔ جنید اکبر نے کہا کہ جن کا مینڈیٹ نہ ہو، وہ عوام کا خیال نہیں رکھتے، جنہوں نے ان کو لایا یہ ان کا خیال رکھتے ہیں، فاٹا، پاٹا کے ساتھ حکومت کا وعدہ پورا نہیں ہوا، ہر سال ایک سو ارب روپے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، دس سال تک سیلز ٹیکس سے استثنیٰ کی بات کی گئی تھی، پہلے فاٹا کے عوام کو ٹیکس دینے کے قابل تو بنائیں، فاٹا پر ٹیکس کی ایوان کے اندر اور باہر مخالفت کریں گے۔

وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے آئندہ مالی سال کے

اپ کہیں کہ میرے پاس ایف بی ار کی دلچسپ رپورٹ آئی ہے، ڈھائی روپے کاربن لیوی لگانے سے پٹرول مہنگا ہوگا اور ہر چیز کی قیمت بڑھے گی، ہائیڈرو کاربن میں ایک ہائیڈروجن ہے، جب سب پہ ٹیکس لگایا ہے تو ہائیڈروجن کی مد میں بھی ٹیکس لگا دیں، اگر ہر چیز کا انتظام عوام نے خود کرنا ہے تو پھر ریاست ٹیکس لے کر عوام کے لیے کیا کر رہی ہے ڈاکٹر نثار جٹ نے کہا کہ میں اس بجٹ کو مسترد کرتا ہوں، ہمارے ملک میں آئین قانون رول آف لاء جیسی کوئی چیز نہیں، ووٹ کے تحفظ کو آئین کہتے ہیں، نہ ہمارے ووٹ کو عزت ملی نہ تحفظ ملا، زراعت انڈسٹری پہلے ہی تباہی کے دہانے

لیے مالی تجاویز کو روبہ عمل لانے اور بعض قوانین میں ترمیم کی تحریک پیش کی، تو اپوزیشن نے شور شرابہ اور سخت احتجاج کیا۔ عاطف خان نے کہا کہ حکومت کے دعووں کے مطابق حالات بہتر ہوتے تو ہمارے نوجوان ملک سے باہر کیوں بھاگتے؟۔ ہر روز ہم سنتے ہیں کہ کشتی کے حادثات میں سیکڑوں پاکستانی جان سے چلے گئے، لوگ قرضے مانگ کر اور چیزیں بیچ کر بجلی کے بل ادا کر رہے ہیں، لوگوں کی اتنی آمدن نہیں جتنے ان کے بجلی کے بل آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیب کے پاس جتنے اختیارات ہیں، دنیا میں شاید کسی ادارے کے پاس اتنے اختیارات نہیں، جائزہ لیا

جائے کہ جب سے نیب بنا ہے پاکستان میں کرپشن زیادہ ہوئی ہے یا اس میں کمی آئی ہے۔ اسپیکر ایاز صادق نے کہا کہ کل چیئرمین نیب پارلیمنٹ ائے تھے، انہوں نے نیب کی کارکردگی کے حوالے سے بریف کیا ہے وہ اپ پڑھیے گا، عاطف صاحب اپ کو وہ بریف دلچسپ لگے گا۔ رکن قومی اسمبلی عالیہ کامران نے کہا کہ پاور ڈسٹری بیوشن ایکٹ میں بھی حکومت ترمیم کر رہی ہے اور نزلہ عوام پر گرایا جا رہا ہے، دنیا بھر میں پاور کنزمپشن ترقی کا پیمانہ ہے، ہمارے یہاں توانائی مہنگی سے مہنگی

ہوتی جا رہی ہے، حکومت روش بنالی ہے کہ جو بل سینٹ سے پاس نہیں ہو سکتے، انہیں فنانس بل میں پاس کروالیا جاتا ہے۔ ملک عامر ڈوگر نے کہا کہ یہ عوام کا نہیں بلکہ عالمی مالیاتی بجٹ (آئی ایم ایف) کا بجٹ ہے، زراعت کا شعبہ بری طرح تنزلی کا شکار ہے، لوگوں کو یقین ہوگیا کہ یہ زراعت دشمن حکومت ہے، زرعی آلات پر اٹھارہ فیصد ٹیکس ختم کیا جائے، ہم نے کسانوں کو بجلی پر اٹھارہ روپے فی یونٹ سبسڈی دی تھی، آپ ایف بی آر کو اختیار دے حکومت جب چاہے 90 روپے

پیٹرولیم پر لیوی لگا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عوام دشمن بجٹ ہے، تحریک انصاف بانی پی ٹی آئی عمران خان کے نظریے پر قائم ہے، یہ ناکام ترین حکومت ہے ان کے پاس کوئی مینڈیٹ نہیں ہے۔

زرتاج گل نے کہا کہ بجٹ میں نوجوانوں اور خواتین سے متعلق کچھ نہیں ہے، بجٹ میں کلائمٹ چینج پر توجہ نہیں دی گئی، ہم چھ فیصد پر جی ڈی پی چھوڑ کر گئے، اب ایک فیصد جی ڈی پی پر بھنگڑے ڈال رہے ہیں شاہدہ اختر علی نے کہا کہ ایف بی آر آج نیب کے نقش قدم پر چل رہا ہے، اسپیکر صاحب آپ نے کہا ہے کہ آپ کے پاس نیب کی دلچسپ رپورٹ آئی ہے، ہو سکتا ہے اگلے سال

پر پہنچ چکی ہے، بزنس مین پیسہ ملک سے باہر لے جانا چاہتا ہے، کاربن لیوی بزنس مین کو متاثر کرے گی، یہ سیاستدانوں کا بنایا ہوا بجٹ نہیں ہے۔ رکن قومی اسمبلی عثمان بادینی نے کہا کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ سے کسی بھی شعبے کے عوام خوش نہیں، بلوچستان میں بارڈر ٹریڈ کو کھولا جائے، بلوچستان کے نوجوانوں کو روزگار کی ضرورت نہیں، بلوچستان کے نوجوان کاروبار کرنا چاہتے ہیں انہیں مواقع فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد اور کراچی کے بجلی کے نرخ بلوچستان کے غریب عوام پر بھی نافذ کیے گئے ہیں، ملک کے غریب عوام کو ٹیکسز کے بوجھ کے باعث زندگی گزارنا مشکل ہوگیا ہے، بلوچستان میں واشک، بسیمہ اور خاران شاہراہیں بہت اہم ہیں، ان شاہراؤں کے لیے صرف 50 لاکھ روپے رکھے گئے جو افسوسناک ہے۔

Over 150K Followers on social media now shining in print too

شینزن کا کنزیومر سفر۔۔۔

جہاں صارف سوچتا شہر بولتا ہے

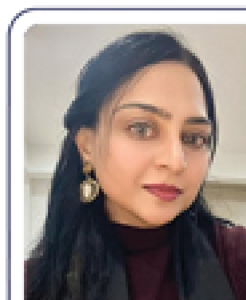

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

میں نے شینزن Shenzhen پہنچنے سے ذرا پہلے ہی تیز رفتار ریل کی کھڑکی کے پار اُفق پر ابھرتی نیون لکیریں دیکھ لیں لگتا تھا کسی نے رات کے مخملی پردے میں مستقبل کے چراغ ٹانک دیے ہوں۔ میں میٹرو کی چمکتی سیڑھیاں اُترتے ہوئے اپنے ہی دل کی دھڑکن سن رہی تھی۔ شہر کی ہلکی سی نمی، نمکین سمندر اور دھاتی ٹاوروں کی ملی جلی بُو نے میرا خیر مقدم کیا۔

پہلا منظر گویا ڈیجیٹل مصوروں کی نمائش تھا۔ خودکار دروازوں کے شفاف پینلوں پر اڑتے چینی حروف روشنی کے ننھے پرندوں کی طرح پھڑ پھڑا رہے تھے۔ ای-سی این وائی کا ہولوگرام میرے سامنے نمودار ہوا، اور کلائی پر بندھی ایپل واچ نے قدم گنے، سانس کا درجہ حرارت ناپا اور خفیف سی تھپکی دے کر آگے بڑھایا۔ محسوس ہوا کہ یہاں ہر چیز، صارف کے لمس سے پہلے ہی اس کے ارادے کو پڑھ لیتی ہے۔

شینزن کا ماضی کبھی مچھلی پکڑنے والا چھوٹا سا گاؤں، آج کنزیومر سلطنت کا مرکز بن چکا ہے اور فلک بوس عمارتیں پوری کی پوری اسکرینوں کے پنجرے میں قید اشتہاروں کی طرح ہیں ہر کھڑکی سے کوئی نیا برانڈ جھانکتا ہے۔ بارش کی نمی اور تیزاب جیسے نیون کے امتزاج نے فضا میں انوکھا عطر گھول رکھا تھا۔ سڑک کنارے روبوٹ ٹرالیوں میں رکھی چائے، گاہکوں کو اپنی جانب پکارتی تھی۔ ادائیگی کے لیے میں نے صرف کلائی کو ہوا میں دائرہ بنا کر گھمایا لیزر نے مجھے پہچانا اور سکہ بے صدا ادا ہو گیا۔

یہاں طاقت صَرف میں نہیں، انتخاب میں ہے۔ فٹ پاتھ پر نصب اسٹالز شفاف شبنم کی بوندوں میں جیسے لپٹے تھے ان کے اندر 3-ڈی پرنٹ جوتے، بائیو سینسر لگی جیکٹیں اور ہولوگرافک لپ اسٹک باری باری چمکتے بجھتے تھے۔ ایک جیکٹ کو چھوا تو نرم کپڑے نے جلد سے پوچھا ''سردی کم کردوں یا فیشن کی گرمی بڑھاؤں؟'' اور لمحہ بھر میں میرے گرد حرارت کا نادیدنی ہالہ بن گیا۔

شہر کے اندرونی حلقے میں ایک خودکار سپر مارکیٹ ہے جہاں کسی کیشیئر کی ضرورت نہیں۔ اندر داخل ہوتے ہی میری آنکھ کا آئرس اسکین ہوا اور مخملی نسوانی آواز نے پوچھا: ''آج تازہ یادیں خریدیں گی یا تسکینی ذائقے؟'' میں نے مسکرا کر ہولوگرافک آڑو اٹھایا یہ مصنوعی تھا مگر اس کی خوشبو میں فطرت کی پوری ہریالی بند تھی۔

ریمپ پر چلتی ہوئی اشیا میرے تعاقب میں تھیں گویا دکان مجھے خریدنا چاہتی ہو۔ چن ٹو نامی مقامی ڈیزائنر کے سرامک کپ، جن پر ذہنی سکون کے لیے واٹر کلر لہریں بنی تھیں، پلک جھپکتے میں میرے کارٹ میں کود گئے۔ ادائیگی کے لیے ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہوا دروازے سے باہر قدم رکھتے ہی اکاؤنٹ خود بخود تازہ ہوا اور واچ نے خوشی کی رنگ برنگی تھپکی بھیجی۔

دن ڈھلے میں ساحلِ نان شا جا نکلی۔ برقی بسیں اور سرخ اسٹریٹ لیمپ، سمندر کے کنارے آنکھ مچولی کھیلتے تھے۔ سورج نے پانی پر نارنجی کمخواب بچھایا، اور میں نے پرس سے ڈائری نکالی۔ ایئربڈز میں لوفائی کی مدھم لے بج رہی تھی۔ میں نے لکھا

''یہ شہر ایک جادو ہے جو تصور سے پہلے بیدار ہو جاتا ہے۔ ہر کنزیومر شے آئینہ ہے کبھی حیرت، کبھی حریص تمنا، کبھی نوزائیدہ اُمید دکھاتا آئینہ۔''

رات تک نیون کنجیاں آسمان پر بے شمار حرف جگمگا رہی تھیں۔ میں نے ان پر نظریں جما کر سوچا آج ذہن تھک رہا ہے کبھی کبھی لگتا ہے ڈیجیٹل دنیا میں سوچیں بھی مشینی ہو گئی ہیں نظریں اسکین کرتی ہیں اور قلم کی جگہ انگلیوں کی پوریں جن کے اشارے پر لیپ ٹاپ پر حروف جگمگانے لگتے ہیں مگر آج کی باقی کہانی کل کے سورج کی امانت رہی۔

اگلی صبح جب میں نے شہر کی نبض دوبارہ تھامی، تو اگلا پڑاؤ ایک عظیم الشان ''اسمارٹ زون'' تھا ایسا مال جہاں ہر صارف، وقت اور ٹیکنالوجی کا ہمسفر بن جاتا ہے۔ وہاں مجھے ایک لڑکی ملی، شاید میری ہی طرح اس نے کہا، ''اس شہر میں ہم اپنے ہاتھوں سے محض خریداری نہیں کرتے، ہم اپنی پہچان چنتے ہیں۔'' اور اس کے بعد ہم دونوں اس روشنیوں کی سرنگ میں اتر گئیں، جہاں ہر قدم ایک نئی ایجاد سے ملاقات تھی۔ پہلا کمرہ اسمارٹ فونز کا تھا۔

شیشے کی الماریوں میں رکھے iPhone 15 Pro، HuaweiMate60 Ultra، Xiaomi14، اور OppoFindX7 ایسے لگتے جیسے چھوٹے چھوٹے جادوئی دروازے ہوں۔ ہر فون ایک دنیا، ہر اسکرین ایک کہانی۔ ہُواوے نے اپنے HarmonyOS سے ثابت کیا کہ چین اب کسی پر انحصار نہیں کرتا، اور Xiaomi نے کیمرہ لینز میں ایسا کمال کر دکھایا کہ ہر تصویر گویا ایک مکمل منظر نامہ بن گئی۔

آگے بڑھیں تو لیپ ٹاپس اور کمپیوٹرز کا کمرہ تھا Lenovo کے تھنک پیڈ، Asus کے گیمنگ لیپ ٹاپ، DellXPS کی چمکتی دھات میں علم اور طاقت کا امتزاج تھا۔ نوجوان لڑکے VR ہیڈسیٹ لگائے کوڈنگ، ڈیزائننگ، اور گیمنگ کی دنیا میں محو تھے۔ مجھے لگا یہ صرف مشینیں نہیں، خوابوں کے کینوس ہیں۔

پھر ہم اسمارٹ واچز کی گیلری میں داخل ہوئیں۔

Huawei Watch 4 Pro میرے ہاتھ کی گھڑی سے کچھ زیادہ ہی ذہین نکلی، وہ مجھ سے میرے دل کی دھڑکنوں کے راز جاننا چاہتی تھی۔ Amazfit نے نیند کے خفیہ نقوش دکھائے، اور Apple Watch نے مجھے یاد دلایا کہ وقت اب صرف وقت نہیں، صحت، احساس اور پیش بینی کا آلہ بھی ہے۔

کچھ ہی فاصلے پر ہیڈفونز اور ایئربڈز کا مقام تھا۔ AirPods Pro نے شہر کی آوازوں کو سائلنس میں بدلا، اور Huawei Free Buds نے روایتی چینی سازوں کی لے کو میری سانس کے ساتھ جوڑ دیا۔ JBL کے رنگین اسٹال پر بیس کی گونج نے دل کو چکا دیا ہر آڈیو ڈیوائس یہاں صرف آواز نہیں، ایک کیفیت تھا۔

مال کی بالائی منزل پر ٹی وی اور سنیما کی نمائش تھی۔

Mi TV، TCL، Skyworth، اور Hisense کے OLED پینل گویا دیواروں پر زندہ مناظر تھے۔ ان میں چین کے پہاڑ، ڈریگن فیسٹیول، اور مستقبل کے شہر دکھائی دے رہے تھے۔ 8K ریزولوشن میں خواب اتنے واضح تھے کہ میری پلکیں لرز گئیں۔

Over 150K Followers on social media now shining in print too

ایک خاموش گوشے میں پرنٹرز کی ایک دیوار تھی HP, Canon, اور Epson ہر پرنٹر اپنی زبان میں عکس، خط، یا تصور کو کاغذ پر اتارنے کے لیے تیار تھا۔ ایک لڑکا وہاں اپنے ہاتھ سے بنائی تصویر کو پرنٹ کر رہا تھا اور اس کے چہرے پر وہی خوشی تھی جو کسی مصور کو تخلیق کے لمحے میں ہوتی ہے۔

پھر آئی گیمنگ کی دنیا میری پسندیدہ دنیا جو آج بھی مجھے ایک چھوٹے نٹ کھٹ بچے کی طرح کھینچی ہوئی گیمنگ زون میں لے جاتی ہے۔

xbox,play nintendo Switch station, اور چند جدید چینی consoles ۔ handheld یہاں روشنی کم تھی، مگر آنکھوں میں بجلی تھی۔ لڑکے اور لڑکیاں ورچوئل میدانوں میں دشمنوں سے لڑتے، سلطنتیں بناتے، کہانیاں جیتتے دکھائی دیے۔ میں نے ایک لمحے کو کنٹرولر تھاما، اور اچانک خود کو ایک شہزادی کی طرح محسوس کیا، جو اپنی تقدیر خود لکھتی ہے۔

آخر میں ہم کیمرہ سیکشن میں پہنچے Sony, Canon, اور سب سے خاص، DJI کے ڈرون کیمرے۔

وہاں فضا میں اڑتے ڈرونز نے منظر کشی کو آسمان کی پرواز دے دی۔ میں نے سوچا ''یہ شہر نہ صرف خود کو دیکھتا ہے، بلکہ ہمیں خود ہم سے بہتر دکھاتا ہے۔''

شام کے سائے پھر دھیرے دھیرے پھیلنے لگے تھے، مگر میرے اندر ایک نیا اجالا جاگ رہا تھا۔ چین صرف ایک مینوفیکچرنگ پاور نہیں، بلکہ ایک تخلیقی، بصیرتی کنزیومر سلطنت بن چکا ہے۔ جہاں چیزیں صرف خریدی نہیں جاتیں، وہ پہنی، برتی، سنی اور جانی بھی جاتی ہیں۔

''یہ سفر صرف شہر کے چکر کا نہیں، اپنی سوچ کے دائرے کا بھی ہے۔ میں کل ایک نئے زاویے سے اس شہر کو دیکھوں گی جہاں شاید ٹیکنالوجی اور ثقافت کی کہانی ایک ساتھ سنائی دیں خوش تھی کہ انسانوں کے نہیں، مشینوں کے شہر میں قدم رکھنے جا رہی ہو۔''

شینزن کی اگلی صبح، میں ''AI Dream Hub'' نامی ایک جدید تجرباتی سینٹر کی طرف روانہ ہوئی۔ راستے میں خودکار برقی بس آئی، چہرہ اسکین کیا، اور نرم آواز میں بولا ''خوش آمدید، محترمہ۔ آپ کی پسندیدہ موسیقی آن کر دی گئی ہے۔''

واچ نے وقت بتایا، فٹنس لیول اپڈیٹ کیا، اور بس کی کھڑکیوں نے میری سکرولنگ کے ساتھ ساتھ خبریں دکھانا شروع کر دیں جیسے وقت اور حقیقت ایک ساتھ میرا تعارف لے رہے ہوں۔

Dream Hub کے اندر داخل ہوتے ہی گویا میں کسی سائنسی داستان کا مرکزی کردار بن گئی۔ یہاں چین کی AI ٹیکنالوجی ایک جیتی جاگتی شخصیت کی مانند موجود تھی۔ دیوار پر نصب ایک شفاف اسکرین پر لکھا تھا۔

"Artificial Intelligence: Designing the Consumer of Tomorrow"

پہلا ہال AI Personal Assistants کا تھا

چینی برانڈز نے اپنی ورچوئل اسسٹنٹس کو نہ صرف بولنے، بلکہ سوچنے، جذبہ سمجھنے، اور سیکھنے کے قابل بنا دیا ہے۔

Baidu کا Ernie Bot، smart speaker، iFlyTek اور Tmall Genie میرے سوالوں کے جواب صرف الفاظ میں نہیں، احساس میں بھی دے رہے تھے۔

میں نے پوچھا ''تمہیں کیسا لگتا ہے جب انسان تم سے بات کرتا ہے؟''

اور ایک روبوٹ نے پلک جھپک کر کہا ''مجھے خوشی ہوتی ہے جب تم مجھے صرف مشین نہیں، ساتھی سمجھتی ہو۔''

آگے بڑھتے ہی AI Room Beauty تھا

جہاں مصنوعی ذہانت آپ کے چہرے کو اسکین کر کے میک اپ، سکن کیئر، اور اسٹائلنگ کے مشورے دیتی ہے۔ ایک اسمارٹ آئینے نے مجھ سے پوچھا ''آج خود کو پر اعتماد دیکھنا چاہو گی یا نرم مزاج؟''

اور لمحہ بھر میں میرا عکس بدل گیا۔ ایک ورچوئل شیڈو جو میرے اندر کے جذبات کی تصویر بن گیا تھا۔

پھر آیا AI powered smart rental store

یہاں کوئی ملازم نہیں تھا، صرف روبوٹز کچھ درازوں کے پیچھے، کچھ زمین پر چلتے ہوئے۔ ایک چھوٹا روبوٹ میرے پاس آیا، اور بولا

''مجھے معلوم ہے آپ کو سفید جوتے پسند ہیں۔ یہ دیکھیں، ایک نیا ڈیزائن، جو آپ کی خریداری کی تاریخ سے مماثلت رکھتا ہے۔''

میں مسکرا دی، اور دل میں سوچا ''اب خواہشات مشینیں بھی پڑھنے لگی ہیں؟''

سب سے حیرت انگیز تجربہ AI Chef کے ساتھ ہوا

ایک روبوٹک شیف جو نہ صرف کھانا بناتا تھا بلکہ ذائقے، مزاج، موسم، اور صحت کی ضروریات کے مطابق ریسپی تخلیق کرتا تھا۔

میں نے کہا ''میری طبیعت کچھ بوجھل ہے، اور دل اداس۔''

تو اس نے کہا ''تو لیجیے، ہلکی سبزیوں کا سوپ جس میں زعفران اور تلسی کی خوشبو ہے اداسی کی دوا۔''

میں نے پہلا چمچ لیا، اور دل کی پرتوں پر امید کے ذائقے نے دستک دی۔ AI Gallery Robotics میں، بچے AI اسسٹنٹ روبوٹز سے گیمز کھیل رہے تھے، بزرگ حضرات کی صحبت میں بولنے والے روبوٹ بیٹھے تھے جو ادویات، یاددہانی، اور قرآن کی تلاوت سنا سکتے تھے۔

ایک ننھی لڑکی نے کہا

''یہ روبوٹ میرے دوست ہے، یہ کہانیاں بھی سناتی ہے اور خوابوں کی نگرانی بھی کرتی ہے۔''

DJI Robotics Zone میں ڈرون کیمروں نے مجھے اپنی اڑان میں شامل کیا۔ میں نے سیکھا کہ یہ صرف ویڈیو بنانے کے آلے نہیں، بلکہ زراعت، سیلاب کی نگرانی، اور ریسکیو مشن میں کام آنے والے ساتھی ہیں۔ ایک ڈرون نے آسمان سے تصویریں بنائیں، اور میرے موبائل پر پیغام بھیجا ''یہ لمحہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا۔''

واپسی پر میں نے خود سے پوچھا ''کیا مشینیں صرف سہولت ہیں، یا یہ آئندہ نسل کی زبان بننے جا رہی ہیں؟''

شاید ہم اب محض صارف نہیں، ایک نئی تہذیب کے معمار بھی ہیں

جہاں کنزیومرزم صرف ''خریدنا'' نہیں، ''سیکھنا، محسوس کرنا، اور بدلنا'' بھی ہے۔'' یہ سفر اب محض جسم کا نہیں، ذہن اور روح کا بھی ہے۔

چین کی مصنوعی ذہانت، جب انسانیت کے نرمی سے جڑتی ہے، تب وہ ٹیکنالوجی سے زیادہ ایک زبان بن جاتی ہے۔''

اور اگلے دن میں، کسی قدیم گلی کی طرف روانہ ہونے کا سوچ رہی تھی

جہاں شاید کوئی بوڑھا کاتب بیٹھا ہو، جواب بھی قلم سے حروف لکھتا ہے اور شاید کسی AI روبوٹ کو یہ سکھا رہا ہو کہ جذبات کس طرح لکھے جاتے ہیں۔

صبح صادق نے ابھی زردی کی ہلکی انگڑائی لی تھی کہ میں، ہاتھ میں کافی کا کپ اور دل میں رات بھر کی کہانی لیے، نان شا ساحل پر آن کھڑی ہوئی۔ سمندر کی سطح پر اگتا سورج، ایسا تھا جیسے پگھلا ہوا سونا آہستہ آہستہ پانی میں گھل رہا ہو۔ دور پرے فلک بوس ٹاوروں کے شیشے ہر پہلی کرن کو پکڑ کر اسے ہزار زاویوں سے واپس آسمان پر اچھال رہے تھے، گویا شہر دعا کی صورت روشنی لوٹا رہا ہو۔

میں نے نگاہ گھمائی تو دیکھا ساحل کے کنارے خودکار صفائی روبوٹ نرم ریت پر لکیریں بناتے ہوئے گزر رہے تھے۔ ان کی حرکت میں ایک عارفانہ سکون تھا، جیسے کسی صوفی نے تسبیح کے دانے چپ چاپ گن لیے ہوں۔ قریب ہی چند نوجوان لڑکے لڑکیاں پچھلی رات AI ڈرون سے کھینچی تصویریں اپنے اسمارٹ فونز پر دیکھتے مسکرا رہے تھے۔ اُن کی ہنسی میں مستقبل کی قطار باندھے امکانات جھلملاتے تھے۔

میں نے دل ہی دل میں سوچا شینزن تم شہر نہیں، خوابوں کا ساز ہو جہاں ٹیکنالوجی کی ہر دھن پر امید کا نیا مصرع چھلکتا ہے۔

اسی لمحے ایک معمر خاتون اپنے ہاتھ میں بانسری لیے آہستہ آہستہ ساحل کے ریتلے فرش پر چلتی آئی۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا روبوٹ تھیلا اٹھائے، دھیرے قدم سے ساتھ نبھا رہا تھا۔ خاتون نے بانسری لبوں تک رکھی؛ پہلی لَے میں دور کہیں پہاڑیوں کی خاموش گھنٹیوں کی صدا اتری، دوسری لَے میں شہر کے دل دھڑکے، تیسری میں سمندر کی لہروں نے تال پکڑی۔ روبوٹ نے نقرئی آواز میں تان پورہ چھیڑا، اور یوں انسان و مشین کی سنگت نے ایک ایسا راگ باندھا جس میں ماضی اور مستقبل ایک ساتھ گونج اٹھے۔

کچھ قدم دور، چھوٹی سی کتابوں کی موبائل لائبریری ایک خودرو وین اپنے ہولوگرافک شیلف کھولے کھڑی تھی۔ میں نے اندر جھانکا قدیم کلاسیکی قصے OS Harmony کے ورق پر جھلک رہے تھے ساتھ ہی نئے سائنسی ناول پلٹ رہے تھے، گویا قلم اور کوڈ نے ایک ہی روشنائی میں قسمت لکھی ہو۔ میں نے ''لوٹس کی چٹان'' نامی شاعرہ کی نظم چُن لی ڈاؤن لوڈ کے بجائے کاغذ پر چھپی، اور رواج نے سرگوشی کی ''کبھی کبھی لمس بھی ضروری ہے۔''

میں نے آخری گھونٹ کافی کا لیا، اور دفتر نما آسمانی بلندیوں کو دیکھا جہاں کھڑکیوں سے جھانکتی روایتی سرخ لالٹینیں آج بھی محفل روشن کرتی ہیں۔ تب مجھے احساس ہوا اس عظیم کنزیومر سلطنت کی اصل خوبی خرید و فروخت نہیں، ربط ہے۔ ربط انسان اور مشین کا، ماضی اور مستقبل کا، خواب اور حقیقت کا۔ یہاں ہر ایجاد ایک چراغ ہے مگر اُس چراغ کی لو تب تک سلامت رہتی ہے جب تک اس کے نیچے انسان کے لمس اور جذبے کی حرارت جلتی ہے۔

''اے شہرِ نیون! تُم نے مجھے بتایا کہ ترقی کا بلند ترین ٹاور بھی تبھی معتبر ہے جب اس کی بنیاد محبت کی ریت پر رکھی جائے۔''

سمندر کی لہریں میرے قدم چوم کر پلٹ گئیں، جیسے کہہ رہی ہوں واپس آنا، کہ یہاں اُمید ہمیشہ نیون کی طرح روشن رہے گی۔ میں نے مسکرا کر سر ہلایا اور ریت پر اپنے نقوشِ قدم چھوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی اس یقین کے ساتھ کہ کل کہیں بھی جاؤں، میرے اندر شینزن کی کرنیں رہنمائی کرتی رہیں گی۔

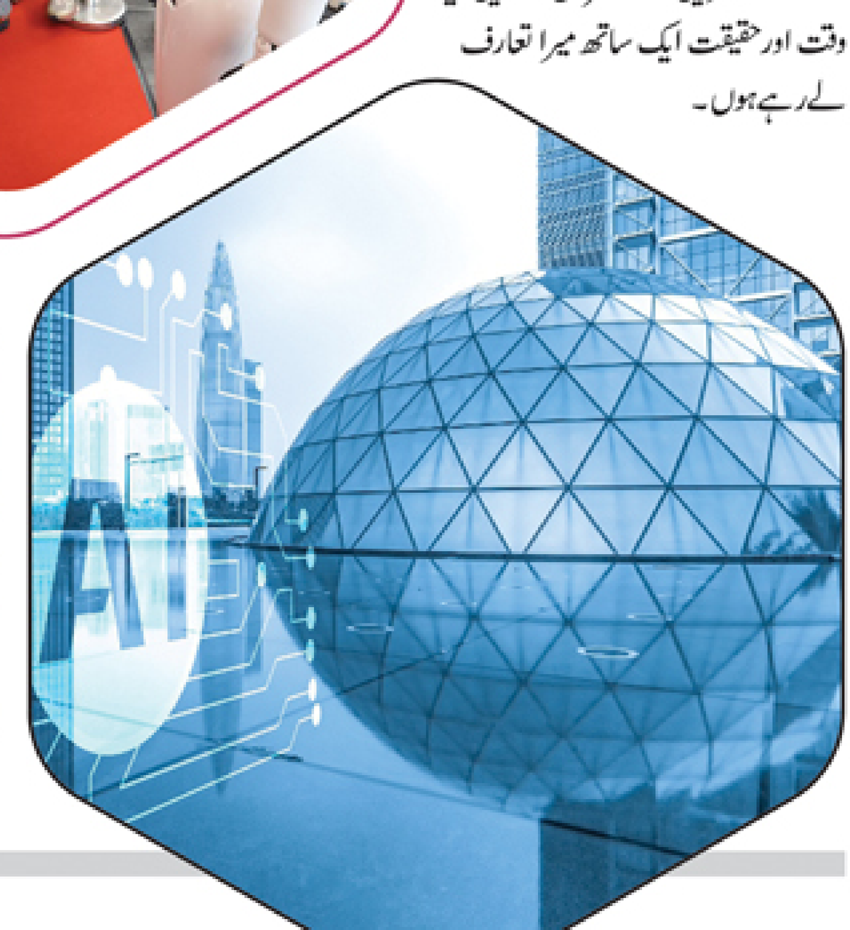

ظہران ممدانی نیویارک کے پہلے مسلمان میئر منتخب ہونے کے لئے پرامید

بی بی سی رپورٹ

امریکی ریاست نیویارک کے سابق گورنر اینڈریو کومونے نیویارک شہر کے میئر کے انتخاب کے لیے ڈیموکریٹک پارٹی کے پرائمری میں ریاستی اسمبلی کے رکن ظہران ممدانی سے شکست تسلیم کرلی ہے۔کومونے اپنے حامیوں سے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ 33 سالہ ممدانی پرائمری ریس 'جیت' گئے ہیں۔ انھوں نے کہا 'آج کی رات ان کی رات ہے۔'اس جیت کے بعد ممدانی میئر کے الیکشن میں باقاعدہ ڈیموکریٹ امیدوار منتخب ہو گئے ہیں۔اگر ظہران ممدانی نومبر میں ہونے والے میئر کے الیکشن میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو وہ امریکہ کے بڑے شہروں میں شمار ہونے والے شہر نیویارک کی قیادت کرنے والے پہلے مسلم اور جنوبی ایشیائی میئر ہوں گے۔

یہ واضح ہے کہ نیویارک سٹی میئر کی دوڑ میں 33 سالہ ظہران ممدانی ایسی انتخابی مہم چلا رہے ہیں جو ایک حد تک غیر معمولی ہے۔یہ ویڈیو بااثر ثابت ہوئی اور فوراً وائرل ہوگئی،خاص طور پر جنوبی ایشیائی لوگوں میں۔

لیکن ان کی انتخابی مہم مزید وسیع ہے،جس کے تحت وہ نیویارک جیسے مہنگے شہر میں سستے کرائے کے گھر،فری بس سروس اور چائیلڈ کیئر جیسی سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنے سب سے اہم حریف اینڈریو کومو،جو کہ امیر شخصیت ہیں اور جن پر جنسی ہراسانی کے الزامات ہیں،سے برعکس عام لوگوں میں سے ایک ہیں۔

ان کا موقف ہے کہ ارب پتیوں کے پاس سب کچھ ہے،اور اب عام شہریوں کی باری ہے لیکن ناقدین کا کہنا ہے کہ ان کے وعدے ناقابل عمل ہیں۔

اگر ممدانی آگے جاتے ہیں تو نیویارک شہر کے پہلے جنوبی ایشیائی اور مسلم میئر ہوں گے۔یہ شہر اپنی دولت اور کثیر ثقافت کے لیے مشہور ہے۔

ظہران ممدانی کون ہیں؟

ان کا پورا نام ظہران کوامے ممدانی ہے۔ وہ 1991 میں یوگنڈا کے دارالحکومت کمپالا میں پیدا ہوئے۔ان کے والد محمود ممدانی ایک انڈیا یوگانڈا نژاد سیاست کے ماہر پروفیسر ہیں جبکہ ان کی والدہ میرا نائر بالی وڈ اور ہالی وڈ میں فلمساز ہیں۔انھوں نے مون سون ویڈنگ اور دی نیم سیک جیسی اہم فلمیں بنائی ہیں۔

ظہران اپنی خاندان کے ساتھ جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں بھی رہے ہیں لیکن جب وہ سات سال کے تھے تو خاندان کے ساتھ نیویارک آگئے۔

انھوں نے نیویارک کے برونکس علاقے میں پرورش پائی جو کہ ایک ورکنگ کلاس اور ثقافتی تنوع سے بھرپور علاقہ ہے۔انھوں نے 'افریقانا سٹڈیز' میں گریجویشن کیا ہے اور فلسطینیوں کے حقوق کے لیے سرگرم رہے ہیں۔

سنہ 2024 میں ان کی شادی شامی نژاد امریکی آرٹسٹ راما دواجی سے ہوئی۔

تعلیم حاصل کرنے کے بعد ظہران نے بطور 'فورکلوزر پریوینشن کونسلر' کام کیا جس کا مطلب ایک ایسا مشیر ہے جو غریب خاندانوں کو گھروں کو لون کی وجہ سے جبری بے دخلی سے بچانے میں مدد دیتا ہے اور جس کا اثر ان کی عوام کی فلاح و بہبود پر مبنی سیاست پر واضح ظاہر ہے۔

سیاست کی طرف رخ کرنے سے پہلے ظہران ممدانی نے فنکاری میں اپنی قسمت آزمائی تھی۔

وہ 'مسٹر کارڈیمم' یعنی الائچی کے نام سے ریپ گانا گایا کرتے تھے اور 2019 میں ان کا گانا 'نانی' خاصا زیرِ بحث رہا،جس میں عالمی شہرت یافتہ مصنفہ مدھور جعفری نے ایک بے باک نانی کا کردار ادا کیا۔

ان کے ایک ریپ گانے میں پاکستانی گلوکار علی سیٹھی نے بھی حصہ لیا تھا اور جو کہ ان کی حالیہ انتخابی مہم کے حمایت میں نظر آئے ہیں۔

اپنے ریپ گانوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے،ممدانی نے نیویارک کے ایک اخبار کو بتایا کہ 'فنکار اس دنیا کے کہانی نگار ہوتے ہیں،اور ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ وہ صرف برائے نام ہمارے ساتھ نہ ہوں بلکہ ہم ان کے شانہ بشانہ ساتھ چل رہے ہوں۔'

سنہ 2020 میں انھوں نے نیویارک اسٹیٹ اسمبلی کے لیے انتخاب لڑا اور دس سال تک جیتنے والے رکن کو شکست دے دی۔وہ ریاستی اسمبلی میں منتخب ہونے والے پہلے جنوبی ایشیائی مرد،پہلے یوگنڈا نژاد اور صرف تیسرے مسلمان بنے۔

روٹی،کپڑا،مکان اور مفت بسوں کا انتخابی نعرہ ان کی مہم میں لوگوں کو کافی دلچسپی ہے کیونکہ انھوں نے ایسے مسائل اٹھائے ہیں جو کہ نیویارک جیسے مہنگے شہر کے عام لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔

ظہران کی میئرشپ کی مہم بنیادی طور پر ایک سوشلسٹ نظریہ پیش کرتی ہے جس میں انھوں نے شہر میں رہائش،نقل وحمل اور کھانے کی سہولیات کو زیادہ منصفانہ بنانے کا وعدہ کیا ہے۔

حالانکہ تنقید نگاروں،مثلاً نیویارک ٹائمز اخبار کا ایڈیٹوریل بورڈ،کا خیال ہے کہ یہ منصوبے مالی طور پر ممکن نہیں ہیں۔

ظہران کے سب سے بڑے حریف سابق گورنر اینڈریو کومو تھے۔وہ 2021 میں جنسی ہراسانی کے الزامات کے بعد مستعفی ہوئے تھے اور اب سیاسی واپسی کی کوشش کر رہے ہیں۔اگرچہ ابتدائی ووٹنگ میں کومو آگے نظر آئے مگر 'رینکڈ چوائس' گنتی کے انداز میں ظہران نے تیزی سے ووٹوں کے فرق کو کم کیا۔ڈیموکریٹ پارٹی کی امیدواری سے دستبرداری کے باوجود کومو نے کہا ہے کہ انھوں نے میئر کے انتخاب میں حصہ نہ لینے کا حتمی فیصلہ نہیں کیا۔کومو کی حمایت میں رئیل اسٹیٹ والے،پولیس یونینز اور سابق میئر مائیکل بلومبرگ شامل ہیں جبکہ ظہران کو الیگزینڈریا اوکاسیو کورتیز،برنی سینڈرز اور ورکنگ فیملیز پارٹی جیسے افراد اور اداروں کی حمایت حاصل ہے۔

اگرچہ ظہران کا انداز سیاست مزاحیہ ضرور ہے لیکن اس میں سنجیدگی بھی ہے۔ان کی انتخابی مہم کی ویڈیوز بالی وڈ کے حوالوں کے ساتھ سماجی انصاف کے پیغامات سے بھری ہوتی ہیں۔ایک ویڈیو میں وہ آم کی لسی کے پانچ گلاس لے کر رینکڈ چوائس ووٹنگ (نیو یارک کا انتخابی نظام جہاں ووٹر امیدواروں کو پہلی سے پانچویں نمبر تک ترجیح دیتے ہیں) کی وضاحت کرتے ہیں۔انھوں نے ایک پاڈکاسٹ پر بتایا کہ ان کی مہم لوگوں میں اتنی مقبول ہوئی ہے کہ لوگ اکثر ان کی ڈائریکٹر والدہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا اسے انھوں نے بنایا ہے۔

لیکن جب معاملہ سنجیدہ ہو تب بھی ظہران کافی اثر انگیز نظر آئے ہیں۔ایک ٹی وی پر نشر مباحثے کے دوران اینڈریو کومو نے بار بار ظہران ممدانی کا غلط نام لیا۔ظہران نے تحمل سے ان سے کہا کہ 'ان کا نام مم-دا-نی ہے۔'اور پھر مسکراتے ہوئے کومو کے 2021 میں جنسی ہراسانی کے الزام کے بعد استعفے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 'میں نے کبھی شرمندگی کے باعث استعفیٰ نہیں دیا۔میں نے کبھی میڈیکیڈ (غریبوں کے لیے صحت کا امریکی منصوبہ) میں کٹوتی نہیں کی۔میں نے کبھی خواتین سے ان کی زچگی کے میڈیکل ریکارڈز کی بنیاد پر مقدمہ نہیں کیا۔ میں نے یہ سب کبھی نہیں کیا کیونکہ۔۔۔میں آپ نہیں ہوں،مسٹر کومو۔'یہ ایک سینئر ڈیموکریٹ رہنما کے لیے طاقتور تردید تھی اور ویڈیو فوراً وائرل ہوگئی۔

ظہران کے حامیوں میں نوجوان ووٹرز،تارکینِ وطن اور ترقی پسند طبقات شامل ہیں۔

شہر کے جیکسن ہائٹس جیسے محلوں میں، جہاں جنوبی ایشیائی، لاطینی امریکی،اور مشرقی ایشیائی کمیونٹیز آباد ہیں،مقامی میڈیا کے مطابق ان کی مہم ایک تحریک کی شکل اختیار کر رہی ہے۔

ان کے لیے کام کرنے والے رضاکار انگریزی کے علاوہ ہندی، اردو، بنگلہ اور ہسپانوی زبانوں میں میں گھر گھر جا کر ان کے حمایت میں مہم چلا رہے ہیں۔ واٹس ایپ گروپوں میں پیغامات کا تبادلہ ہو رہا ہے۔

ان کی انتخابی مہم کا دعویٰ ہے انھوں نے نیویارک شہر کی تاریخ کے سب سے بڑا فیلڈ آپریشن کیا ہے،جو تقریباً 40,000 رضاکاروں پر مشتمل ہے اور 10 لاکھ سے زیادہ گھروں تک پہنچے ہیں۔

ان کے کئی اہم چیلنجز بھی موجود ہیں جو کہ ان کے حریف کومو کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں،مثلاً بزرگ ووٹرز۔کچھ تنظیموں نے بھی فلسطینیوں کے لیے ظہران کی حمایت اور اسرائیل کو ایک 'یہودی ریاست' کے طور پر تسلیم نہ کرنے کے الزام پر اعتراض کیا ہے۔

اس کے جواب میں ظہران نے واضح کیا ہے کہ وہ یہود مخالف بیانیے کی مذمت کرتے ہیں اور اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ ہر قوم،مذہب اور نسل کے لیے برابری کے حامی ہیں۔

آخری مرحلہ

ڈیموکریٹک پرائمری (یعنی پارٹی کا ابتدائی انتخاب) 24 جون کو ہونے جا رہی ہے اور اوپینین پولز ظاہر کرتے ہیں کہ مقابلہ بہت سخت اور دلچسپ ہے۔

ظہران کی جیت کا کافی انحصار اس بات پر ہے کہ نوجوان اور تارکینِ وطن ووٹروں کی شرکت کیسی ہوتی ہے۔

یہ اس بات پر بھی انحصار کرے گا کہ کیا ووٹنگ کے دوران وہ ظہران کو اپنی دوسری یا تیسری ترجیح کا امیدوار مانتے ہیں،جس کا اثر نیویارک شہر کے 'رینکڈ چوائس' ووٹنگ کے تحت ان کے حتمی ووٹوں پر ہوگا۔ظہران تاہم پرامید نظر آرہے ہیں۔

امریکا اور چین کے درمیان تجارتی کشیدگی میں کمی کا امکان

کنزیومر واچ رپورٹ

امریکا نے چین کے ساتھ ایک اہم معاہدہ کرلیا ہے جس کے تحت نایاب معدنیات (ریئر ارتھ میٹلز) کی امریکا کو ترسیل تیز کی جائے گی۔

خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق وائٹ ہاؤس کے ایک اہلکار نے گزشتہ روز اس پیشرفت کی تصدیق کی، یہ معاہدہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب دنیا کی 2 بڑی معیشتیں ایک طویل تجارتی جنگ کے خاتمے کی کوشش کر رہی ہیں۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ امریکا نے چین کے ساتھ گزشتہ روز ایک معاہدہ کیا ہے تاہم انہوں نے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں، انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک الگ معاہدہ بھارت کے حوالے سے ہوسکتا ہے، جس سے بھارت کھل جائے گا۔ مئی میں جنیوا میں ہونے والے امریکا۔ چین تجارتی مذاکرات کے دوران چین نے ان نان ٹیرف اقدامات کو واپس لینے پر آمادگی ظاہر کی تھی جو اس نے 2 اپریل سے امریکا کے خلاف عائد کیے تھے، تاہم یہ واضح نہیں کہ ان اقدامات کو مکمل طور پر کیسے ختم کیا جائے گا۔ چین نے امریکا کی جانب سے نئے ٹیرف کے جواب میں نایاب معدنیات اور میگنٹس کی برآمدات معطل کردی تھیں جس سے دنیا بھر میں آٹوموبائل، ہوابازی، سیمی کنڈکٹر اور دفاعی صنعتوں کی سپلائی چین متاثر ہوئی۔ وائٹ ہاؤس کے اہلکار نے کہا کہ 'امریکی انتظامیہ اور چین نے جنیوا معاہدے پر عملدرآمد کے لیے ایک اضافی فریم ورک پر اتفاق کیا ہے'۔ ان کے مطابق یہ معاہدہ نایاب معدنیات کی امریکا کو تیز تر فراہمی کے طریقہ کار سے متعلق ہے۔ ایک اور سرکاری اہلکار نے بتایا کہ امریکا اور چین کے درمیان یہ معاہدہ رواں ہفتے کے آغاز میں طے پایا۔ امریکی وزیر تجارت ہاورڈ لٹ نک نے 'بلومبرگ' کو بتایا کہ 'وہ ہمیں نایاب معدنیات فراہم کریں گے اور جب وہ ایسا کریں گے، ہم اپنی جوابی کارروائیاں ختم کر دیں گے'۔ واشنگٹن میں چینی سفارت خانے نے اس پر فوری طور پر کوئی ردعمل نہیں دیا۔ یہ معاہدہ تجارتی غیر یقینی صورتحال کے مہینوں کے بعد ایک پیشرفت تو ہے، مگر یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ دونوں معاشی حریفوں کے درمیان حتمی تجارتی معاہدے تک پہنچنے کے لیے ابھی ایک طویل سفر باقی ہے۔ صنعتی ذرائع کے مطابق چین نے ان نایاب معدنیات پر دہرے استعمال کی پابندیوں کو بہت سنجیدگی سے لیا ہے اور وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے خریداروں کی جانچ کر رہا ہے کہ یہ مواد امریکی فوجی مقاصد کے لیے استعمال نہ ہو، اس عمل نے برآمدی لائسنسز کے اجرا کو سست کر دیا ہے۔ جنیوا معاہدے پر عملدرآمد چین کی جانب سے اہم معدنیات کی برآمدات پر عائد پابندیوں کی وجہ سے رکا ہوا تھا، جس پر ردعمل میں ٹرمپ انتظامیہ نے بھی چین کو سیمی کنڈکٹر ڈیزائن سافٹ ویئر، ہوائی جہاز اور دیگر مصنوعات کی برآمد پر پابندیاں عائد کردی تھیں۔ رواں ماہ کے آغاز میں 'رائٹرز' نے خبر دی تھی کہ چین نے امریکا کی تین بڑی آٹو کمپنیوں کے نایاب معدنیات کے سپلائرز کو عارضی برآمدی لائسنس جاری کیے ہیں، کیونکہ پابندیوں کے باعث سپلائی چین میں خلل پڑنا شروع ہو چکا تھا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ چین کے ساتھ ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کے تحت بیجنگ امریکا کو نایاب معدنیات اور میگنٹس فراہم کرے گا، جبکہ امریکا چینی طلبہ کو اپنی جامعات میں داخلے کی اجازت دے گا۔

ورچوئل اثاثوں نے عالمی مالیاتی نظام کے لیے نئے خطرات پیدا کردیے

کنزیومر واچ رپورٹ

ورچوئل اثاثوں کے بڑھتے ہوئے استعمال نے عالمی مالیاتی نظام کے لیے نئے خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) نے خبردار کیا ہے کہ ان اثاثوں کو منی لانڈرنگ، دہشت گردی کی مالی معاونت اور غیر قانونی سرگرمیوں میں استعمال کیا جارہا ہے، جس سے فوری عالمی اقدامات کی ضرورت ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایف اے ٹی ایف نے ورچوئل اثاثوں اور ان کی خدمات فراہم کرنے والوں سے منسلک منی لانڈرنگ، دہشت گردی کی مالی معاونت اور مہلک ہتھیاروں کے پھیلاؤ سے متعلق مالی معاونت کے بڑھتے ہوئے خطرات پر قابو پانے کے لیے فوری اقدامات پر زور دیا ہے۔ یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پاکستان میں ڈیجیٹل کرنسیوں کی ضابطہ بندی کے عمل کو تیزی سے آگے بڑھا رہا ہے، اگرچہ ملک نے ورچوئل اثاثوں اور ان سے متعلق خدمات فراہم کرنے والوں کے خطرات کا جائزہ لیا ہے، لیکن ان کے استعمال پر واضح پابندی عائد نہیں کی گئی۔ اس وقت قانون سازی کا عمل جاری ہے تاکہ ان خدمات فراہم کرنے والوں کو اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے خلاف فریم ورک کے تحت رجسٹر یا لائسنس دیا جا سکے، جس میں 'ٹریول رول' کی پابندی بھی شامل ہے۔ پیرس میں قائم اس نگران ادارے نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں، جو ایف اے ٹی ایف کے ورچوئل اثاثوں اور ان سے متعلق خدمات فراہم کرنے والوں سے متعلق معیارات پر عملدرآمد کے بارے میں ہے، تمام ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ منی لانڈرنگ، دہشت گردی اور مہلک ہتھیاروں کے پھیلاؤ سے جڑے خطرات کی شناخت اور جانچ کریں اور فوری طور پر ان کے سدباب کی حکمت عملی پر عملدرآمد کریں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ممالک کو ورچوئل اثاثوں اور ان کی خدمات فراہم کرنے والوں کے لیے اپنی پالیسی واضح طور پر مرتب کرنی چاہیے، چاہے وہ ان کے مکمل یا جزوی استعمال کی اجازت دیں یا انہیں ممنوع قرار دیں۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ ورچوئل اثاثوں کی سرحدوں سے ماورا نوعیت کے باعث، کسی ایک ملک میں ریگولیٹری خلا عالمی سطح پر اثرانداز ہوسکتا ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ مجرمانہ عناصر ورچوئل اثاثوں کو کیسے استعمال کر رہے ہیں، خاص طور پر دہشت گردوں، منشیات فروشوں اور ریاستی سرپرستی یافتہ عناصر بشمول شمالی کوریا کی جانب سے اسٹیبل کوائنز کے بڑھتے ہوئے استعمال کو ایک سنگین خطرہ قرار دیا گیا ہے۔ رواں سال ایک واقعے میں، شمالی کوریا (ڈی پی آر کے) نے ورچوئل اثاثوں کی اب تک کی سب سے بڑی چوری کی، جس میں بائے بٹ نامی خدمات فراہم کرنے والے سے ایک ارب 46 کروڑ ڈالر چوری کیے گئے، ان میں سے صرف 3.8 فیصد فنڈز کی واپسی ممکن ہوسکی، جو عالمی اثاثہ بازیابی اور سرحد پار تعاون میں موجود کمزوریوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ایف اے ٹی ایف نے کرپٹو سے متعلق دھوکا دہی اور فراڈ کے بڑھتے ہوئے واقعات پر بھی تشویش ظاہر کی ہے۔ ایک انڈسٹری ذرائع کے مطابق صرف 2024 میں فراڈ اور اسکیموں سے منسلک غیر قانونی آن چین سرگرمیوں کی مالیت تقریباً 51 ارب ڈالر رہی۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اسٹیبل کوائنز یا دیگر ورچوئل اثاثوں کے بڑے پیمانے پر استعمال سے غیر قانونی مالی سرگرمیوں کا خطرہ مزید بڑھ سکتا ہے، خاص طور پر جب ایف اے ٹی ایف کے معیارات کا اطلاق غیر یکساں ہو۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہاں تک کہ وہ ممالک جو ورچوئل اثاثوں اور ان سے متعلق خدمات فراہم کرنے والوں پر پابندی عائد کرتے ہیں، انہیں بھی ان سرگرمیوں کی نگرانی کرنی چاہیے، کیونکہ مکمل پابندی کا مؤثر نفاذ مہنگا اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ اسی تناظر میں، ایف اے ٹی ایف نے ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی سفارش نمبر 15 (15 روپے) پر مکمل عملدرآمد کریں، جس میں ورچوئل اثاثوں سے متعلق خدمات فراہم کرنے والوں کو لائسنس دینا اور رجسٹر کرنا، ایسے قدرتی یا قانونی افراد کی شناخت کرنا جو یہ سرگرمیاں انجام دے رہے ہوں اور خطرے پر مبنی نگران نظام اپنانا شامل ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ ممالک اسٹیبل کوائنز اور آف شور ورچوئل اثاثوں سے متعلق خدمات فراہم کرنے والے یعنی وہ جو کسی ملک کی حدود میں رجسٹرڈ یا موجود نہ ہوں، ان سے وابستہ مخصوص خطرات کا بھی جائزہ لیں جب وہ اپنے قانونی فریم ورک تیار کریں۔ اگرچہ ایف اے ٹی ایف نے 2024 سے اب تک اُن ممالک کی پیش رفت کو سراہا ہے جہاں ورچوئل اثاثوں سے متعلق خدمات فراہم کرنے والوں کی سرگرمیاں زیادہ ہیں، تاہم رپورٹ کے مطابق اب بھی بہت سے ممالک کو لائسنسنگ، رجسٹریشن اور آپریٹرز کی شناخت کے عمل میں مشکلات کا سامنا ہے، اسی طرح آف شور خدمات فراہم کرنے والوں کے ریگولیشن میں بھی چیلنجز برقرار ہیں۔ تاحال 99 ممالک نے یا تو 'ٹریول رول' پر عملدرآمد کے لیے قانون سازی کرلی ہے یا اس پر کام جاری ہے، جو سرحد پار لین دین میں معلومات کی شفافیت کو یقینی بناتا ہے۔ عالمی سطح پر اس اصول کے مؤثر نفاذ کے لیے، ایف اے ٹی ایف نے جمعرات کو 'ٹریول رول کی نگرانی سے متعلق بہترین طریقہ کار' کے عنوان سے ایک رہنما گائیڈ بھی جاری کی ہے۔

کنزیومر واچ رپورٹ

وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف کی زیرِ صدارت ایک اہم اجلاس میں ملک میں کیش لیس اکانومی کو فروغ دینے کے لیے جامع حکمت عملی مرتب کی گئی، جس کے تحت تین خصوصی کمیٹیوں کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان کمیٹیوں میں ڈیجیٹل انفرااسٹرکچر کمیٹی، ڈیجیٹل پیمنٹس انوویشن اینڈ اڈاپشن کمیٹی اور گورنمنٹ پیمنٹس کمیٹی شامل ہیں، جنہیں ملک بھر میں ڈیجیٹل لین

وزیراعظم نے واضح الفاظ میں کہا کہ کیش لیس معیشت ہی جدید دور کی ضرورت ہے، اور پاکستان کی اقتصادی ترقی اور شفافیت اسی ماڈل سے وابستہ ہے۔ انہوں نے ڈیجیٹل پیمنٹس کو نہ صرف کم لاگت بلکہ عوام کے لیے آسان اور قابل رسائی طریقہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نقد رقم پر انحصار کم کرنے سے ٹیکس نیٹ میں توسیع، کرپشن میں کمی اور معیشت کی

ڈیٹا بیس کی بہتری اور مالی بدعنوانی کی روک تھام میں مدد ملے گی۔

وزیراعظم نے یہ بھی کہا کہ ڈیجیٹل ادائیگیوں کا ایک مضبوط نظام جدید ٹیکنالوجی کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے آئی ٹی کے شعبے کو زیادہ فعال اور خودمختار بنایا جائے۔ انہوں نے متعلقہ وزارتوں کو ہدایت دی کہ وہ اس عمل میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں، اور عوامی و نجی ادارے مکمل طور پر کیش لیس ماڈل کی جانب منتقل ہوں۔

اسمارٹ اسلام آباد: ایک ماڈل پروجیکٹ

اجلاس کے دوران ایک دلچسپ پہلو "اسمارٹ اسلام آباد" پائلٹ پروجیکٹ تھا، جس کے تحت وفاقی دارالحکومت کو ملک کا پہلا کیش لیس سٹی بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ وزارت آئی ٹی اس منصوبے پر کام کر رہی ہے تاکہ اسلام آباد کو ڈیجیٹل معیشت کا ایک ماڈل شہر بنایا جا سکے، جہاں ادائیگیاں، بلنگ، ٹرانزیکشنز اور حکومتی خدمات مکمل طور پر ڈیجیٹل ہوں۔

اعلیٰ سطح کے اس اہم اجلاس میں ملک کی معاشی اور انتظامی قیادت نے شرکت کی، جن میں وزیر اقتصادی امور احد خان چیمہ، وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک، وزیر آئی ٹی شزہ فاطمہ، وزیر موسمیاتی تبدیلی ڈاکٹر مصدق ملک، گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد اور ایف بی آر کے چیئرمین راشد محمود لنگڑیال شامل تھے۔ ان تمام افراد نے کیش لیس ماڈل کے فروغ کے لیے اپنی وزارتوں کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

پاکستان میں کیش لیس اکانومی کا خواب اب صرف تصور نہیں بلکہ حقیقت میں ڈھلتا دکھائی دے رہا ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف کی قیادت میں حکومت نے جس سنجیدگی اور نظم و نسق سے اس عمل کا آغاز کیا ہے، وہ ملک کے معاشی نظام میں ایک

کیش لیس اکانومی کو فروغ دینے کے لیے جامع حکمت عملی مرتب

دین کو آسان، شفاف اور وسیع پیمانے پر رائج کرنے کے لیے مختلف سفارشات تیار کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

اجلاس کے دوران

شفافیت ممکن ہو سکے گی۔

تین خصوصی کمیٹیوں کا کردار

ان تینوں کمیٹیوں کا بنیادی ہدف ڈیجیٹل انفرااسٹرکچر کی بہتری، صارفین میں آگاہی، پاکستان

ڈیجیٹل اتھارٹی کا مؤثر کردار اور قومی سطح پر ڈیجیٹل ماسٹر پلان کی تشکیل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، سرکاری و نجی شعبے کے

ڈیجیٹل پیمنٹ سسٹم کو نہ صرف وفاقی بلکہ تمام صوبوں میں نافذ کیا جائے۔ یہ سسٹم صارفین کو بغیر کسی فیس کے فوری اور محفوظ مالی لین دین کی سہولت فراہم کرتا ہے، اور اب تک تقریباً چار کروڑ سے

زائد افراد اس سے مستفید ہو چکے ہیں۔ حکومت کی کوشش ہے کہ اس تعداد میں مزید اضافہ کیا جائے تاکہ معاشی دھارے میں زیادہ سے زیادہ افراد کو شامل کیا جا سکے۔

ٹیکنالوجی کا استعمال اور مالی شمولیت

اجلاس میں وزیراعظم کو بتایا گیا کہ ڈیجیٹل لین دین کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات اور فنڈز کو ترقیاتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، کیش لیس ماڈل کو اپنانے سے بینکاری نظام میں شفافیت،

انقلابی تبدیلی کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ذریعے ٹیکس نظام کی بہتری، کرپشن کی روک تھام، اور عوامی خدمات تک آسان رسائی جیسے اہداف حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ اگر یہی رفتار اور عزم برقرار رہا، تو پاکستان نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ دنیا کے ان ترقی پذیر ممالک میں شامل ہو سکتا ہے جہاں ڈیجیٹل معیشت ایک مضبوط اور پائیدار ترقی کا ذریعہ بن چکی ہے۔

مابین مالیاتی لین دین کو کیش لیس ماڈل پر منتقل کرنے کے اقدامات بھی ان کمیٹیوں کی ترجیحات میں شامل ہوں گے۔

وزیراعظم نے یہ بھی ہدایت کی کہ "راست"

کراچی میں مطالعہ کتب کی اہمیت پر سیمینار

سوسائٹی فار دی پروموشن آف ریڈنگ اینڈ امپرومنٹ آف لائبریری (سپریل) کے تحت ہونے والے سیمینار میں لوگوں کی زبردست دلچسپی

ربیعہ علی فریدی نے نظامت کے فرائض خوبی سے انجام دیئے، چیئرپرسن شعبہ لائبریری سائنس جامعہ کراچی ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی کی خصوصی شرکت

ناصر مصطفے، اکرام الحق، ڈاکٹر عنبرین حسیب عنبر، امجد حسین شاہ، محمد کاظم لیلانی، ندیم ظفر صدیقی و دیگر نے اپنے خطاب میں کتب بینی اہمیت اجاگر کی

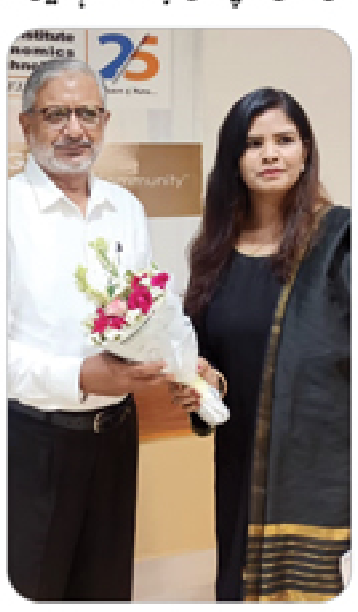

کنزیومرواچ رپورٹ

ملک میں مطالعہ کتب کے فروغ اور لائبریریوں کی ترقی و بہبود کے لئے چند لائبریرینز نے باہمی اشتراک عمل سے ایک تنظیم سوسائٹی فار دی پروموشن آف ریڈنگ اینڈ امپروومنٹ آف لائبریری (سپریل) کی بنیاد رکھی تنظیم کا افتتاحی سیمینار، مطالعہ کتب کی اہمیت، کراچی انسٹیوٹ آف اکنامکس اینڈ ٹیکنالوجی (کیٹ) کے تعاون واشتراک سے کیٹ کے سٹی کمپس میں منعقد کیا گیا۔ سیمینار میں کراچی کی نمایاں علمی، ادبی اور لائبریری سائنس سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت صمیم کاردار نے حاصل کی۔ ان کے بعد خرم پرویز نے پریزینٹیشن کے ذریعے سپریل کا تعارف اور اغراض ومقاصد بیان کئے۔ نظامت کے فرائض ربیعہ علی فریدی نے سرانجام دیئے۔ ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی، چیئرپرسن شعبہ لائبریری سائنس جامعہ کراچی نے بطور خاص سیمینار میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ کتابیں نا صرف علم کے حصول کا ذریعہ ہیں بلکہ انسان کی شخصیت اور سوچ کو بھی نکھارتی ہیں اور آج کے ڈیجیٹل دور میں کتابوں کی اہمیت پہلے سے زیادہ ہوچکی ہیں۔ انہوں نے کیٹ انتظامیہ اور سپریل کی ٹیم (ربیعہ علی فریدی، جواہر علیم، محمد صمیم کاردار، خرم پرویز اور اکرام الحق) کے کام کو سراہا۔ ناصر مصطفے، ڈان نیوز کے سابق لائبریرین جو ان دنوں تدریس سے وابستہ ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مطالعہ کتب طلبہ کی تخلیقی و تجریدی صلاحیتوں کو جلا بخشتا ہے اور انہیں بہتر انسان بننے میں مدد دیتا ہے۔ کیٹ کے سابق طالب علم محمد کاظم لیلانی نے کہا کہ کتابیں ہماری زندگی کی بہترین ساتھی ہیں انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا معاشرہ مطالعہ کتب سے دور ضرور ہے مگر ابھی بھی صاحب ذوق لوگ اس شوق کو پروان چڑھا رہے ہیں۔

سعودی عرب میں موجود پاکستانی لائبریرین اکرام الحق نے سیمینار میں آن لائن شرکت کی اور مطالعہ کتب کے حوالے ہونے والے جائزوں پر روشنی ڈالی اور معاشرے میں عوامی کتب خانوں کے فروغ اور ان کی بہتری کے لئے اپنی سفارشات پیش کیں۔ معروف شاعرہ، ڈاکٹر عنبرین حسیب عنبر، تمغہ حسن کارکردگی، نے مطالعہ کتب کے تاریخی، ثقافتی اور معاشرتی عوامل پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ فنون لطیفہ کی اصناف کے ذریعے معاشرے میں مطالعہ کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ معاشرے کی ترقی علم کے مرہون منت ہے اور کتابیں علم کا خزینہ ہیں۔ امجد حسین شاہ، ڈی جی پاکستان ٹیلی ویژن کراچی، ممبر گورننگ باڈی آرٹس کونسل آف پاکستان کراچی نے اپنی صدراتی خطبے میں سیمینار کے انعقاد کو سراہا اور کہا کہ بچوں اور نوجوانوں کو کتاب کی طرف راغب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کتب بینی کے فروغ کے لئے میڈیا کے کردار پر روشنی ڈالی اور کہا کہ پاکستان ٹیلی ویژن گاہ بہ گاہ ایسے پروگرام ترتیب دیتا رہا ہے جس سے معاشرے میں کتاب پروری فروغ پا سکے۔ آرٹس کونسل آف کراچی کے ندیم ظفر صدیقی نے سیمینار کو معلوماتی اور وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی، مہمان خصوصی کرنل (ر) رضا کمال نے مقررین اور اور منتظمین میں شیلڈز تقسیم کیں۔

ربیعہ علی فریدی، افلا میں پاکستان کی نمائندگی کرنیوالی پہلی خاتون لائبریرین

ربیعہ علی فریدی پیشے کے اعتبار سے لائبریرین ہیں سن 2009 میں جامعہ کراچی کے شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرتے ہی جامعہ کراچی کی سینٹرل لائبریری ڈاکٹر محمود حسین میں کچھ ماہ کی انٹرن شپ کی، ایک مشہور نجی اسکول میں مختصر مدت کے لیے لائبریرین رہیں، اور اپنے پیشہ ورانہ سفر کا آغاز جامعہ کراچی کے شعبہ کامرس سے بحیثیت لائبریرین شروع کیا 2010 سے 2013 تک شعبہ کامرس سے وابستہ رہیں، اپریل 2013 میں کراچی میں موجود ٹیچر ایجوکیشن کے مشہور ادارے نوٹرے ڈیم انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن میں ہیڈ لائبریرین کی حیثیت سے ایک نئے سفر کا آغاز کیا جو اب تک جاری ہے، اپنے پیشہ ورانہ سفر میں ربیعہ نے لائبریریز کے لیے متعدد ورکشاپس، سیمینارز، ٹریننگ کروائیں ساتھ ہی 2010 میں لائبریریز کی ایک ذیلی تنظیم میں شمولیت اختیار کی، تنظیم کے باقی ساتھیوں کے ساتھ مل کر پاکستان لائبریری سائنس کے پیشہ کو پورے پاکستان میں متعارف کروایا، اس تنظیم کے ڈائریکٹر کی کاوشوں سے 2018 میں پاکستانی وفد نے جرمن لائبریریز کا کامیاب تعلیمی اور تحقیقی دورہ کیا 2018 میں لائبریری سائنس سے وابستہ لوگوں کو کراچی میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں مدعو کیا ہی اور باقی منتظمین کے ساتھ مل کر اس کانفرنس کو ایک یادگار کانفرنس بنایا، اس کانفرنس کے اشتراک میں افلا سمیت ایس ایل اے (سپیشل لائبریری ایسوسی ایشن) کے علاوہ پاکستان کی کئی فعال تنظیمیں شامل تھیں۔ حال ہی میں دوسری بین الاقوامی کانفرنس، شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس جامعہ کراچی کے اشتراک سے اور اپنے ساتھی لائبریرینز کی مدد سے کامیابی سے منعقد کروائی، ربیعہ نے نوٹرے ڈیم انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن میں بحیثیت لائبریرین لاتعداد تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا، جن میں، ڈیجیٹل لائبریرین شپ، تحریر اور پڑھنے کی عادات کے ساتھ ساتھ وقت کی مناسبت سے ورکشاپس کروائیں۔ ربیعہ نا صرف مخلص لائبریرین ہیں بلکہ انہوں نے تحقیق اور تحریر میں بھی اپنا آپ منوایا ہے، لاتعداد تحقیقی مقالات قومی اور بین الاقوامی سطح پر پیش کیے اور پاکستان کی نمائندگی کی، بین الاقوامی کتب میں ابواب لکھے، ساتھ ہی لائبریری پروموشن بیورو اور بزم اکرم سے چھپنے والے مشہور رسالے، پاکستان لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس جرنل اور ادب وکتب خانہ میں سفرنامے اور آرٹیکلز لکھے، کئیں آن لائن میگزینز اور نیوز لیٹرز کے ایڈیٹوریل بورڈ کا حصہ ہیں، پاکستان کے معروف رسالہ اطراف میں مضامین لکھے، لکھنے پڑھنے کا شوق ورثہ میں ملا ہے، ان کی والدہ کے پھوپھا جو کے ماضی کے مشہور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائبریریز) نیشنل لائبریری آف پاکستان (سید ولایت حسین شاہ جنہوں نے برٹش کونسل کی لائبریری، لیاقت نیشنل لائبریری میں خدمات انجام دیں اور مختلف پیشہ ورانہ انجمنوں کے سرگرم کارکن رہے، ربیعہ کے تایا مشہور شاعر امداد نظامی) (س) جو کے کوئٹہ سے لکھتے تھے، چاچا انوار فریدی، بھائی جنید فریدی، فرحان فریدی اور نعمان فریدی بھی لکھنے سے وابستہ ہیں چاچا اظہار فریدی جو ماضی میں مشرق اخبار سے وابستہ رہے۔

Over 150K Followers on social media now shining in print too

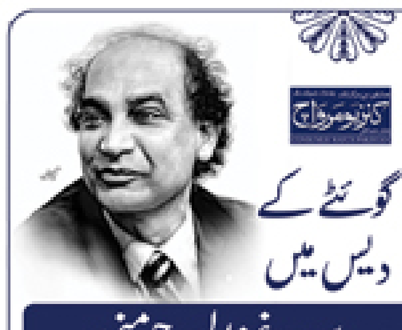

گوئٹے کے دیس میں

سرور غزالی، جرمنی

بزم ادب برلن ۔۔۔۔ عاطف توقیر سے ایک ملاقات

برلن کے ایک مقامی ریستوراں، خان بابا میں، گزشتہ روز شام چار بجے ایک ادبی نشست رکھی گئی۔ یہ ادبی نشست دراصل ایک شام تھی جو مشہور ومعروف شاعر وصحافی عاطف توقیر کے اعزاز میں منائی گئی۔ خان بابا کے خوبصورت ریسٹورنٹ کے وسیع ہال میں عاطف توقیر کے اعزاز میں رکھی گئی اس شام میں شرکت کے لیے بڑی تعداد میں ان کے مداح جمع تھے۔ عاطف توقیر گزشتہ دو ہفتوں تک برلن میں مقیم رہے اور بزم ادب برلن کی درخواست قبول کرتے ہوئے کسی شام ملاقات کا وعدہ کیا اور پھر وہ اس شام کو تشریف بھی لائے۔ ادبی حلقے سے اس تقریب کے روح رواں حنیف تمنا بھی تھے جبکہ تقریب کو منعقد کرنے مہمانوں کو مدعو کرنے میں سرور غزالی، منظور اعوان اور خان بابا ریستوراں کے مالک سعید پیش پیش تھے اور شرکا میں بھی شامل رہے۔

مشہور ومعروف شاعر حنیف تمنا،

مشہور شاعر اور صحافی عاطف توقیر، برلن کے ایک اور مشہور شاعر اور افسانہ نگار رشی خان، علم و ادب کے دلدادہ عروج حیدر اور ان کی بیگم مشہور شاعرہ مایا حیدر، پاکستان پریس کلب برلن کے صدر اور پاکبان رسالے کے مدیر اعلی ظہور احمد، مشہور سماجی رہنما اور تاجر منظور احمد اعوان اور ان کی بیگم آسیہ اعوان، نوجوان اور ابھرتے ہوئے شاعر اشتر اعوان عباس اور ان کی بیگم زہرہ بتول، برلن کی سماجی اور سیاسی معروف شخصیت میاں اکمل لطیف، برلن میں کچھ ہی عرصہ قبل یہاں کے ادبی حلقوں میں شامل ہوئی، ندائے زہرا جو خود بھی ایک اچھی شاعرہ ہیں اور برلن کے ہی شاعر و ادیب پروفیسر سرور غزالی، تقریب کے آغاز میں تمام شرکاء نے عاطف توقیر سے اپنا تعارف کروایا اور سرور غزالی نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے تمام شرکاء کو عاطف توقیر کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اس کے بعد گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا اور عاطف توقیر نے زباں اور مکاں، کائنات اور گردش لیل ونہر کے بارے میں ایک پر مغز لیکچر دیا جس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور ادبی مباحثہ شروع ہوا۔ اس گفتگو کے اختتام پر ایک مشاعرے کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت برلن کے مشہور شاعر رشی خان کے سپرد کی گئی۔ مشاعرے کے آغاز پہ نظامت کار سرور غزالی نے اپنی ایک نظم "مٹی کے مادھو پیش" کی اور اس کے بعد معروف شاعرہ مایا حیدر نے اپنی ایک خوبصورت نظم اور ایک غزل پیش کی جس کے بعد برلن کے مشہور شاعر حنیف تمنا نے اپنی چند ایک غزلیں اور ایک خوبصورت طویل نظم سنائی اس مشاعرے میں اشتر عباس نے خوبصورت غزل سنائی جس کے بعد عاطف توقیر سے کئی ایک خوبصورت نظم اور غزل سننے کو ملی۔ عاطف توقیر نے اپنی مشہور نظم "اضافیت اور لا" سنائی۔

سب سے آخر میں صدر مشاعرہ رشی خان نے اپنی خوبصورت غزل اور قطعے سنائے۔ تقریب کے اختتام پر ایک پر لطف عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا اور تمام مہمانوں کی خان بابا کے سعید صاحب نے تواضع کی۔ عشائیہ میں نہایت لذیذ بریانی، مرغ مسلم اور نان سے مہمانوں کی تواضع کی گئی جس کے بعد میٹھے اور چائے کا بھی دور چلا۔

مشاعرے کے دوران پیش کیے گئے چند خوبصورت اشعار

یہ کس گھڑی لب و لہجہ بدل لیا تو نے
میں جس گھڑی ترے لہجے میں ڈھلنے والا تھا
(خواجہ حنیف احمد تمنا)

خود کو ہم بھول گئے، تیرے حوالے کرکے
اور تجھے یاد نہیں، ہم کو کہاں رکھا تھا
(رشی خان)

عاطف توقیر

رشی خان

خواجہ حنیف تمنا

سرور غزالی

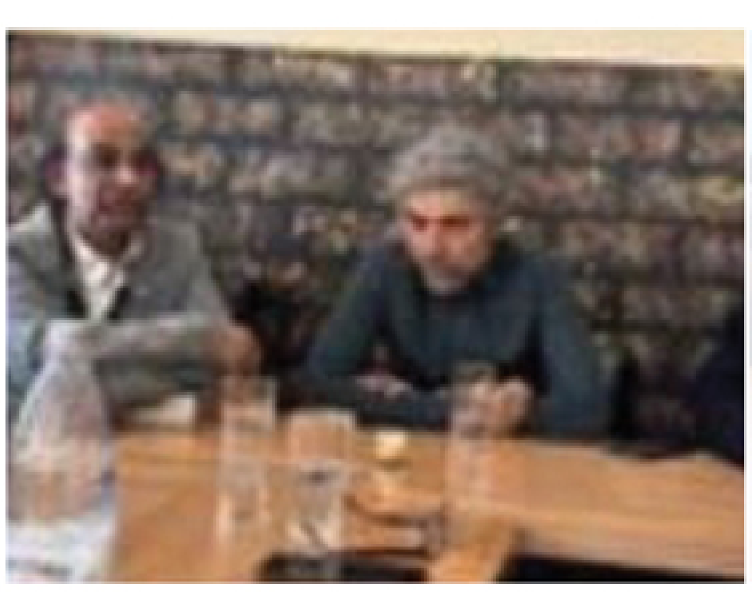

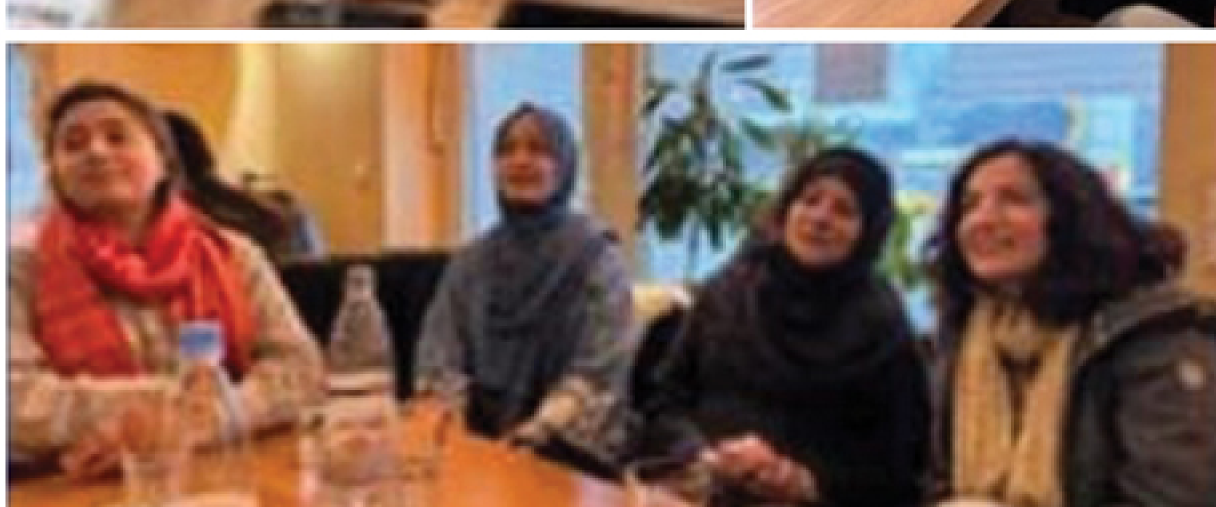

بھارت کی حکمت عملی ناکام

عالمی منڈی میں پاکستانی چاول کی مانگ برقرار

کنزیومر وواچ رپورٹ

بھارت کی جانب سے چاول پر بھاری سبسڈی اور سستی قیمتوں کے باوجود پاکستانی برآمدکنندگان نے معیار اور حکمت عملی کے ذریعے عالمی منڈی میں اپنی پوزیشن برقرار رکھی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت کی برآمدات پر دی جانے والی بھاری سبسڈی کے باوجود پاکستان کی چاول کی برآمدات نمایاں طور پر متاثر نہیں ہوئیں، جس کی بڑی وجہ مقامی برآمد کنندگان کی وہ حکمت عملی ہے جو چابک دستی اور معیار کو ترجیح دیتی ہے۔ بھارت نے حال ہی میں دو سالہ پابندی کے بعد ایک بار پھر عالمی چاول مارکیٹ میں واپسی کی ہے، یہ پابندی ملک کے اندر غذائی تحفظ یقینی بنانے کے لیے عائد کی گئی تھی۔ نئی دہلی کی جانب سے برآمدات پر سے پابندیاں ہٹائے جانے کے بعد بھارتی میڈیا میں خاصا جوش وخروش پایا گیا۔ میڈیا نے پیش گوئی کی کہ اس اقدام سے پاکستان کی چاول برآمدات کو شدید مالی نقصان پہنچے گا، حالانکہ ان دو برسوں کے دوران پاکستان کی برآمدات خاصی مستحکم رہی تھیں۔ بھارت کی واپسی سے قبل، جولائی تا ستمبر 2024 کے دوران پاکستان نے اوسطاً 5 لاکھ 50 ہزار ٹن چاول ماہانہ برآمد کیے۔ بھارتی حکام، تجارتی اداروں اور تھنک ٹینکس نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ سستا بھارتی چاول عالمی منڈی میں پاکستان کا حصہ کم کر دے گا۔ تاہم، پاکستانی برآمد کنندگان نے ایک فوری اور معیار پر مبنی حکمت عملی اپنائی، انہوں نے قیمتوں کی براہِ راست جنگ سے گریز کرتے ہوئے معیاری مصنوعات پر توجہ دی۔ چاول کے شعبے سے وابستہ ماہر حامد ملک کے مطابق یہ حکمت عملی مؤثر ثابت ہوئی اور بھارت کی واپسی کے بعد اکتوبر 2024 سے مارچ 2025 تک کے چھ ماہ میں پاکستان کی چاول کی تجارت پر کوئی خاص منفی اثر نہیں پڑا۔ پاکستان نے اعلیٰ معیار کی مارکیٹوں جیسے کہ برطانیہ اور یورپی یونین میں اپنی موجودگی برقرار رکھی، جب کہ افریقی ممالک میں قیمت کے لحاظ سے حساس مارکیٹوں کو بھی متوازن معیار کے ساتھ پورا کیا گیا۔ پاکستان شماریات بیورو کے مطابق مالی سال کے ابتدائی 11 ماہ میں پاکستان نے 55 لاکھ 44 ہزار ٹن چاول برآمد کیے، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 55 لاکھ 93 ہزار ٹن تھے، یوں صرف 0.87 فیصد کی معمولی کمی دیکھی گئی۔

پیداوار میں کمی

اب ایک نیا چیلنج درپیش ہے۔ 2024 کے خریف سیزن میں چاول کی پیداوار میں 3.7 فیصد کمی واقع ہوئی، جس کے نتیجے میں اپریل 2025 سے ذخائر تیزی سے کم ہونا شروع ہوگئے۔ اسی بنا پر اپریل تا جون 2025 کی آخری سہ ماہی میں برآمدات میں تقریباً 15 فیصد کمی کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ ادھر بھارت، باسمتی اور نان باسمتی دونوں اقسام کے چاول نہایت سستی قیمتوں پر فروخت کر رہا ہے، جنہیں انڈسٹری ذرائع نقصان دہ حد تک سستی قرار دے رہے ہیں۔ بھارت اس وقت 25 فیصد ٹوٹے ہوئے نان باسمتی چاول کا سب سے سستا برآمد کنندہ ہے، جہاں فی ٹن قیمت 349 ڈالر (ایف او بی) مقرر ہے، جب کہ تھائی لینڈ (376 ڈالر)، ویتنام (362 ڈالر) اور پاکستان (365 ڈالر) کے نرخ اس سے زیادہ ہیں۔ یہ جارحانہ قیمتیں کئی سوالات کو جنم دے رہی ہیں، کیونکہ بھارتی حکومت کی جانب سے مقرر کردہ نان باسمتی دھان کی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) 265 ڈالر فی ٹن ہے۔ 66 فیصد ملنگ ریکوری کی بنیاد پر چاول کی فیکٹری سے نکلنے والی لاگت تقریباً 330 ڈالر فی ٹن بنتی ہے اور جب ٹرانسپورٹ، بندرگاہی ہینڈلنگ، پیکنگ اور ویرف چارجز جیسے اخراجات جو کہ تقریباً 55 ڈالر ہیں شامل کیے جائیں، تو اصل ایف او بی قیمت تقریباً 385 ڈالر فی ٹن بنتی ہے۔ یہ واضح فرق اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بھارت کی سبسڈی گہری نوعیت کی ہے اور ممکنہ طور پر عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیو ٹی او) کے اصولوں سے متصادم ہے۔

درحقیقت امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے ڈبلیو ٹی او میں بھارت کے خلاف شکایات درج کرائی ہیں، جن میں کہا گیا ہے کہ بھارت نے دوحہ معاہدے میں طے شدہ 10 فیصد سبسڈی کی حد کو عبور کیا ہے۔

سبسڈی کے باوجود بھارت کی چاول کی برآمدات اپریل اور مئی 2025 میں سال بہ سال 50 فیصد کم ہوگئیں، جس پر خود بھارت میں بھی تنقید کی جارہی ہے۔

چاول کے معروف مورخ اور مصنف چندر شیکھرن سمیت متعدد برآمد کنندگان نے حکومت کی پالیسی پر سوالات اٹھائے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ چاول کو ایتھنول کی پیداوار کے لیے منتقل کرنا، فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے گوداموں میں 3 کروڑ 90 لاکھ ٹن چاول اور ایک کروڑ 95 لاکھ ٹن دھان کا بڑھتا ہوا ذخیرہ، عوامی تقسیم کے نظام کی خرابیاں اور کم از کم برآمدی قیمت (ایم ای پی) کا خاتمہ، یہ تمام عوامل حکومت کی برآمدی پالیسی پر نظرِ ثانی کا تقاضا کرتے ہیں۔

دنیا بھر میں بھارت کی سبسڈی پر مبنی پالیسی کی نگرانی بڑھ رہی ہے اور پاکستان کے برآمد کنندگان بھی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں تاکہ وہ معیار، لچک اور حکمت عملی کے ساتھ اپنی پوزیشن کا دفاع کرسکیں۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3